WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام
اتوار
08 فروری 2026
SUNDAY
08 FEBRUARY - 2026

صفحہ 08 رونالڈو ٹریننگ میں شامل

صفحہ 08 ہندوستان کی انڈر 19 ٹیم کی نظریں ریکارڈ چھٹے خطاب پر

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 33 | جلد: 16

نور باغ سرینگر میں المناک سڑک حادثہ

گاندربل کا نوجوان جاں بحق، دوسرا شدید زخمی، حالت نازک

سرینگر// 07 فروری // ایس این این //سرینگر کے نور باغ علاقے میں سڑک کے ایک المناک حادثے میں 25 سالہ نوجوان جاں بحق ہوگیا جبکہ دوسرا زخمی ہوا ۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کو نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ناکنواری نور باغ علاقے میں جمعہ کی شام دیر گئے سڑک کا ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ نمائندے نے عینی شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ جمعہ کی دیر رات علاقے میں المناک سڑک حادثہ پیش آیا جس دوران نارائن باغ گاندربل سے تعلق رکھنے والے دو نوجوان/101

لوک بھون میں مرکزی وزیر داخلہ کی صدارت میں ترقیاتی پروجیکٹوں پر اہم جائزہ میٹنگ

ترقی یافتہ اور محفوظ جموں وکشمیر مرکز کی اولین ترجیح

جموں وکشمیر کا دورہ کرنے کیلئے ہندوستان بھر سے سیاحوں کے جوش میں کوئی کمی نہیں: امت شاہ

جموں//7، فروری //جے کے این ایس //مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جموں میں اپنے 2 روزہ دورے کے دوران ہفتہ کو یہاں لوک بھون میں بڑے ترقیاتی پروجیکٹوں پر ایک جائزہ میٹنگ کی صدارت کی جس میں بنیادی ڈھانچے اور سیکورٹی کی پیش رفت پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کا دورہ کرنے کیلئے ہندوستان بھر سے سیاحوں کا جوش کم نہیں ہوا۔ جے کے این ایس کے مطابق مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی صدارت میں منعقدہ اس اہم میٹنگ میں جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن، جموں وکشمیر کے چیف سیکریٹری اٹل ڈلو اور ڈی جی پی نلین پربھات اور سیول وپولیس انتظامیہ کے دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔ حکام نے بتایا کہ جموں وکشمیر میں ترقیاتی منصوبوں کی پیشرفت کا جائزہ لینے کیلئے منعقدہ اس اعلیٰ سطحی میٹنگ میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور مرکز کے زیر انتظام علاقے میں کلیدی اسکیموں کے نفاذ پر توجہ دی گئی۔ امت شاہ نے ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لئے منعقدہ جائزہ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے/102

جموں وکشمیر میں نئے انتظامی یونٹس بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

منظور شدہ اور موجودہ یونٹوں کو فعال کرنا ترجیح

جہاں کہیں بھی خلا کو پُر کرنے کی ضرورت ہو وہاں سسٹم لگانا حکومت کی ذمہ داری

جموں//7، فروری //جے کے این ایس //جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتہ کو کہا کہ حکومت کا فی الحال نئے انتظامی یونٹس بنانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور وہ پہلے سے منظور شدہ یونٹوں کو چلانے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ جموں وکشمیر میں نئی انتظامی اکائیوں کیلئے اسمبلی میں اراکین کے ضمنی سوالات کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے ایوان کو بتایا کہ یہ مسئلہ یہیں ختم ہونا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پہلے سے بنائے گئے یونٹس کو صحیح طریقے سے کام نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کو فعال کریں، انہیں صحیح طریقے سے کام کریں اور جہاں کہیں بھی خلا کو پُر کرنے کی ضرورت ہو وہاں سسٹم لگا دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ممبران اسمبلی نے شکایت کی ہے کہ ان کے حلقوں میں قائم یونٹس کو کام نہیں کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ جو یونٹ کھولے گئے تھے وہ ابھی تک آپریشنل نہیں ہوئے ہیں، اور ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم انہیں فعال بنائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ منظور شدہ اور موجودہ یونٹوں کو فعال بنانے کے بعد، جہاں بھی نئے انتظامی یونٹس قائم کرنے کی ضرورت ہوگی ہم ضروری اقدامات کریں گے۔ اسمبلی میں ممبر اسمبلی ڈاکٹر رامیشور سنگھ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیا جارہا ہے/103

آرٹیکل 370 خواتین کی عزتِ نفس میں رکاوٹ تھا: ترون چگ

خواتین کو مساوی حقوق اور ترقی کے مواقع ملے: بی جے پی لیڈر

سرینگر// 07 فروری //وی او آئی //بی جے پی کے قومی جنرل سیکریٹری اور جموں وکشمیر کے انچارج ترون چگ نے کہا ہے کہ آرٹیکل 370 کی منسوخی نے خطے کی خواتین کو دہائیوں پر محیط آئینی امتیاز سے آزاد کر کے انہیں مکمل طور پر بھارت کے ترقی پسند قانونی ڈھانچے میں ضم کر دیا۔ وائس آف انڈیا کے مطابق ترون چگ نے میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ اگست 2019 کا فیصلہ محض سیاسی نہیں بلکہ جموں وکشمیر کی خواتین کے لیے ایک تاریخی سماجی انصاف کا اقدام تھا۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 370 کے تحت خواتین کو جائیداد، شادی اور رہائش کے معاملات میں بنیادی آئینی حقوق سے محروم رکھا گیا تھا، جسے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ختم کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد مرکزی قوانین یکساں طور پر نافذ ہوئے، جس سے خواتین کو جائیداد اور وراثت کے مساوی حقوق ملے اور گھریلو تشدد، جہیز کے مسائل اور کام کی جگہ پر استحصال کے خلاف مضبوط قانونی تحفظ حاصل ہوا۔ چگھ نے کہا کہ ”وزیر اعظم نے وہ صنفی انصاف فراہم کیا ہے جو پچھلی حکومتیں صرف وعدوں تک/106

آرالیس پورہ میں کپواڑہ کا پولیس سب انسپکٹر پُراسرار طور پر مردہ پانے کے بعد پولیس تحقیقات شروع

سرینگر// 07 فروری // ایس این این //جموں کے آرالیس پورہ میں کپواڑہ سے تعلق رکھنے والا پولیس سب انسپکٹر پُراسرار طور پر مردہ پانے کے بعد پولیس نے تحقیقات شروع کردی ہے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق جموں وکشمیر پولیس کا سب انسپکٹر جموں کے آرالیس پورہ علاقے میں مردہ پایا گیا۔ حکام نے بتایا کہ پی ایس آئی جس کی شناخت عابد بشیر ساکنہ تارتھ پورہ کپواڑہ کے بطور ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ عابد بشیر تھانہ آرالیس پورہ میں تعینات تھا۔/105

بھارت اور امریکہ کے درمیان عبوری تجارتی معاہدے کیلئے فریم ورک پر اتفاق

ہندوستان اور امریکہ کیلئے بڑی خبر!

نئی دہلی اور واشنگٹن کے درمیان تعلقات مضبوط بنانے کیلئے ڈونلڈ ٹرمپ کا شکریہ/وزیر اعظم مودی

سرینگر// 07 فروری // ایس این این //بھارت اور امریکہ کے درمیان عبوری تجارتی معاہدے کے نئے اعلان کردہ فریم ورک کی ستائش کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری کی بڑھتی ہوئی گہرائی، اعتماد اور حرکیات کی عکاسی کرتا ہے ۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وزیر اعظم مودی نے بھارت اور امریکہ عبوری تجارتی معاہدہ کے اعلان کردہ فریم ورک کی ستائش کی۔ نئی دہلی اور واشنگٹن کے درمیان مضبوط تعلقات کے لیے ذاتی وابستگی کیلئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان اور امریکہ کیلئے بڑی خبر! ہم نے اپنے دو عظیم ممالک کے درمیان ایک عبوری تجارتی معاہدے کیلئے ایک فریم ورک پر اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے لکھا/104

کوریگام قاضی گنڈ میں محکمہ وائلڈ لائف کی کارروائی

جنگلی ریچھ کو پکڑ کر محفوظ مقام پر منتقل کیا، لوگوں نے لی راحت کی سانس

سرینگر// 07 فروری // ایس این این //انسانی آبادی والے علاقوں میں جنگلی جانوروں کے بڑھتے رخ کے بیچ جنوبی ضلع کولگام کے کوریگام قاضی گنڈ علاقے میں محکمہ وائلڈ لائف نے ایک جنگلی ریچھ کو پکڑ کر اس محفوظ مقام پر منتقل کیا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کو نمائندے پرویز وانی نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ قاضی گنڈ کے کوریگام میں محکمہ وائلڈ لائف نے ایک جنگلی ریچھ کو کامیابی کے ساتھ پکڑ لیا/110

جموں کشمیر میں دفعہ 370 اب تاریخ،

خصوصی حیثیت کی کوئی بنیاد نہیں

خصوصی حیثیت کا مطلب روزگار یا مالیاتی پیکیج ہوسکتا ہے، اسے دفعہ 370 سے مت جوڑیں/سنیل شرما

سرینگر// 07 فروری // ایس این این //دفعہ 370 کی تاریخ بن چکی ہے اور خصوصی حیثیت کی کوئی بنیاد نہیں ہے کی بات کرتے ہوئے بی جے پی کے سینئر لیڈر اور جموں وکشمیر اسمبلی میں قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے کہا کہ نیشنل کانفرنس اس مسئلہ کو بار بار اٹھا کر لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق بی جے پی کے سینئر لیڈر اور جموں وکشمیر اسمبلی میں قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے کہا کہ ہندوستانی آئین میں جموں وکشمیر کے لئے کسی خصوصی درجہ کا کوئی ذکر نہیں ہے/109

جموں وکشمیر میں یکم جنوری 2021 سے یکم جنوری 2026 کے درمیان

کل 158 سٹون کرشر اور ہاٹ مکس پلانٹس بند

ماحولیاتی اصولوں کی خلاف ورزی ناقابل قبول: وزیر ماحولیات جاوید رانا

جموں//7، فروری //جے کے این ایس //حکومت نے کہا ہے کہ جموں وکشمیر کی حکومت نے یکم جنوری 2021 سے یکم جنوری 2026 کے درمیان 158 سٹون کرشر اور ہاٹ مکس پلانٹس کو ماحولیاتی اصولوں کی خلاف ورزی کرنے پر بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق اسمبلی میں ایم ایل اے اعجاز احمد جان کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، وزیر جنگلات، ماحولیات اور ماحولیات جاوید احمد رانا نے کہا کہ جموں وکشمیر آلودگی کنٹرول کمیٹی نے فضائی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1981 اور پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1974 کے تحت بندش کی ہدایات جاری کیں۔ جاوید احمد رانا نے مطلع کیا کہ اکائیوں کو آلودگی کنٹرول کے مقررہ/108

نور باغ سرینگر میں المناک سڑک حادثہ

گاندربل کا نوجوان جاں بحق، دوسرا شدید زخمی، حالت نازک

سرینگر// 07 فروری // ایس این این //سرینگر کے نور باغ علاقے میں سڑک کے ایک المناک حادثے میں 25 سالہ نوجوان جاں بحق ہوگیا جبکہ دوسرا زخمی ہوا ۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کو نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ناکنواری نور باغ علاقے میں جمعہ کی شام دیر گئے سڑک کا ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ نمائندے نے عینی شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ جمعہ کی دیر رات علاقے میں المناک سڑک حادثہ پیش آیا جس دوران نارائن باغ گاندربل سے تعلق رکھنے والے دو نوجوان شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں نوجوانوں کی شناخت فیضان احمد شیخ (25) اور محمد عمر (24) کے طور پر ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں کو شدید زخمی حالت میں جے وی سی اسپتال بمنہ سرینگر منتقل کیا گیا جہاں 25 سالہ نوجوان فیضان احمد شیخ زخموں کی تاب نہ لاتے دم توڑ بیٹھے جبکہ عمر کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے اور وہ زیر علاج ہے۔ پولیس کے ایک سینئر عہدیدار نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ سڑک حادثے میں ایک نوجوان جاں بحق ہو گیا جبکہ دوسرا زیر علاج ہے۔ انہوں نے کہا/107

گلمرگ اور سونمرگ سمیت بالائی علاقوں میں ہلکی برفباری کے مابعد

موسم میں بہتری، دن بھر کھلی دھوپ نکلنے سے احساس بہار، لوگوں میں خوشی

دن گرم اور راتیں سرد، گلمرگ اور پہلگام کو چھوڑ کر دیگر علاقوں میں شبانہ درجہ حرارت بہتر

سرینگر// 07 فروری // ایس این این //وادی کشمیر میں خوشگوار موسم کے چلتے مشہور سیاحتی مرکز پہلگام کو چھوڑ کر وادی کے دیگر علاقوں میں رات کے درجے میں قابل قدر بہتری ریکارڈ ہوئی۔ دن بھر بہار جیسی دھوپ نکلنے کے باعث لوگوں نے راحت کی سانس لی ہے تاہم شبانہ درجہ حرارت ہنوز منفی میں ریکارڈ کیا گیا۔ ادھر محکمہ موسمیات نے اگلے 48 گھنٹوں کے دوران مطلع ابر آلود رہنے کے ساتھ کہیں کہیں ہلکے سے درمیانی درجے کی برفباری اور بارشوں کی پیشگوئی کرتے ہوئے مسافروں اور ورٹرانسپورٹروں کیلئے ٹریفک ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے انہیں اس پر مکمل عمل کرنے کی تاکید کی۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وادی کشمیر کے موسم میں گزشتہ کئی دنوں سے بہتری آئی اور دن بھر کھلی دھوپ نکلنے سے احساس بہار کے نتیجے میں لوگوں نے راحت کی سانس لی۔ تاہم شبانہ درجہ حرارت میں کمی کا سلسلہ جاری ہے۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ وادی کشمیر میں دن بھر کھلی دھوپ نکلنے سے جہاں دن کا درجہ حرارت کافی بہتر ہوگیا ہے وہیں شبانہ سردیوں کا زور بھی ختم ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ شہرہ آفاق گلمرگ اور جنوبی کشمیر کے سیاحتی مرکز پہلگام کو چھوڑ کر وادی کے دیگر علاقوں میں شبانہ درجہ حرارت بہتر ہوگیا ہے۔ دریں اثنا وادی میں موسم خوشگوار رہا اور لوگوں کو خوش کن دھوپ سے لطف اندوز ہوتے ہوئے دیکھا گیا۔ وادی میں/111

فوجی سربراہ جموں میں خیمہ زن، پونچھ کا کیا دورہ

سرحدی سیکورٹی اور آپریشنل تیاریاں کا جائزہ لیا

فوج کے حوصلے بلند، دونوں محاذوں پر کسی بھی چیلنج کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار/ جنرل دیودی

سرینگر// 07 فروری // ایس این این //جموں کشمیر کے دورے کے دوران فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دیودی نے پونچھ خطے کے سرحدی علاقوں کا دورہ کرکے وہاں سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دیودی نے پونچھ میں لائن آف کنٹرول کے مختلف سیکٹروں کا دورہ کرکے سیکورٹی اور آپریشنل تیاریوں کا بھی جائزہ لیا اور وہاں تعینات فوجی اہلکاروں سے بات چیت کی۔ جموں میں مقیم دفاعی ترجمان نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ فوجی سربراہ جنرل دیودی نے شمالی کمان کے فوجی کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل اوپیندر دیودی اور فوج کے وائٹ نائٹ کارپس کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل سندیپ جین اور دیگر انتظامیہ کے آفیسران کے ہمراہ پونچھ میں کنٹرول لائن کے علاقوں کا دورہ کیا اور وہاں سیکورٹی صورتحال کے ساتھ ساتھ آپریشنل تیاریوں کا بھی جائزہ لیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے پونچھ جنگلات میں جاری تلاشی آپریشن کے بارے میں بھی جانکاری حاصل کر لی ۔ دورے کے دوران فوجی سربراہ پونچھ کے گاؤں کمسر میں بھی رکے جہاں انہوں نے 18 جموں وکشمیر رائفلز کے صوبیدار (اعزازی کیپٹن) پرویز احمد (ریٹائرڈ) سے ملاقات کی۔ جنرل دویدی اور تجربہ کار جے سی او نے متعدد مواقع پر ایک ساتھ خدمات انجام دی ہیں، بشمول اس مدت کے دوران جب آرمی چیف/112

قطر۔۔۔ایک منفرد مسلم ملک

از قلم: تانیہ شاہد

غریب مچھیروں کی بستی سے معیشت، ٹیکنالوجی اور عالمی سیاست میں الگ پہچان بنانے تک کا سفر

واہ کینٹ: قطر میں جاری فیفا ورلڈکپ نے اس چھوٹے سے ملک کو دنیا بھر کی توجہ کا مرکز بنادیا ہے۔ اگرچہ قطر ایک اسلامی اور ہمارا دوست ملک ہے، لیکن اس کے بارے میں ہمارے ہاں بہت کم معلومات پائی جاتی ہیں۔

اس مضمون کے ذریعے ہم نے کوشش کی ہے کہ عالمی سیاست سے معیشت اور ٹیکنالوجی تک مسلم دنیا میں منفرد پہچان رکھنے والے قطر کی بابت حقائق سے قارئین کو روشناس کرایا جائے۔

قطر جزیرہ نمائے عرب میں سعودی عرب کی زمینی سرحد سے متصل جزیرہ نمائے قطر میں واقع ایک ملک ہے۔ یہ جزیرہ نما ملک بحرین اور متحدہ عرب امارات کے قریب ہے۔ یہ ایران سے خلیج فارس کے اس پار واقع ہے۔

ایک صدی قبل 1922 میں تیس لاکھ باشندوں اور 12 ہزار کلومیٹر سے بھی کم رقبے پر مشتمل یہ ایک چھوٹی خلیجی ریاست عملی طور پر غیر آباد سرزمین تھی۔ یہ ماہی گیروں اور موتی جمع کرنے والوں کی ایک پس ماندہ بستی تھی جہاں کے باشندوں کی اکثریت جزیرہ نما عرب کے وسیع صحراؤں سے آنے والے خانہ بدوشوں اور مسافروں پر مشتمل تھی۔

اس وقت قطر میں چند ہی 90 سال سے زیادہ عمر کے باشندے ہیں جن کو 1930 اور 1940 کی دہائیوں میں درپیش خوف ناک معاشی مشکلات کا زمانہ یاد ہوگا۔ اس وقت جاپانیوں نے موتیوں کی فارمنگ شروع کرکے اور بڑے پیمانے پر اس کی پیداوار یقینی بنا کر قطری معیشت کو تباہ کردیا تھا۔

پھر قطری معیشت کو ایک معجزے نے بچالیا۔ ہوا یوں کہ یہاں دنیا میں تیل کے سب سے بڑے ذخائر میں سے ایک کی دریافت ہوگئی۔ 1950 کے بعد سے قطری خزانہ تیزی سے مالا مال ہونا شروع ہوگیا۔

یہ اس کے باشندوں کے لیے دنیا کے چند امیر ترین شہریوں میں شامل ہونے کا نقطہ آغاز تھا۔ فلک بوس عمارتیں، پر تعیش مصنوعی جزیرے اور جدید ترین اسٹیڈیم کے باعث یہ ملک دنیا بھر میں نمایاں ہوتا چلا گیا۔ یہ ملک فارس، خلیج اور عرب جزیرے میں ایک علاقائی راہ نما کی حیثیت رکھتا ہے جو باقاعدہ قریبی ممالک کے درمیان سیاسی مداخلت بھی کرتا ہے۔

قطر میں شاہی نظام رائج ہے۔ یہاں امیر قطر سربراہ مملکت ہوتا ہے۔ 2003 کے آئینی ریفرنڈم کے بعد ریاست میں بادشاہت کو آئینی سرپرستی حاصل ہو گئی۔ قطر کے آئین کا ماخذ شریعت ہے۔ قطر کی 29 لاکھ کی آبادی میں سے صرف 10 فی صد ہی اس کے اصل شہری ہیں۔ کسی غیر ملکی کو یہاں کی شہریت ملنا تقریباً ناممکن ہے۔

اسلام اور شریعت کی سختی سے پاس داری کے باوجود غیر ملکیوں کو شراب نوشی کی اجازت ہے۔ دوحہ کے حکم رانوں نے اپنی قوم کو دنیا کے امیر ترین فی کس آمدنی والے شہریوں میں شامل کرنے کے لیے اپنی وسیع ساحل سے دور مائع گیس کے ذرائع سے استفادہ کیا ہے۔ قطر نے امریکی فوجیوں کی میزبانی کے لیے ایک بہت بڑا فوجی اڈا بھی تعمیر کیا ہے۔

قطر کا حجم امریکی ریاست ڈیلاویئر (Delaware) سے تقریباً دوگنا ہے۔ اس کی 2.9 ملین آبادی کی اکثریت اس کے مشرقی ساحل پر واقع دارالحکومت دوحہ کے گردونواح میں مقیم ہے۔ قطر بنیادی طور پر ایک ہم وار ریگستانی ملک ہے جہاں گرمیوں میں درجہ حرارت نمی کے ساتھ 40 ڈگری سینٹی گریڈ بڑھ جاتا ہے۔

قطر کے حالیہ حکم راں امیر شیخ تمیم بن حمد الثانی ہیں۔ 42 سالہ شیخ تمیم نے اپنے والد کی طرف سے حکم رانی چھوڑ دینے کے بعد جون 2013 میں اقتدار سنبھالا۔ ملک میں 45 نشستوں پر مشتمل ایک شوریٰ ہونے کے باوجود قطر کے امیر مطلق العنان حکم راں ہیں۔ قطر میں دیگر خلیجی عرب ممالک کی طرح سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد ہے۔

یونین سازی اور ہڑتال کے حقوق انتہائی محدود ہیں۔ ملک میں انسانی حقوق کی کوئی تنظیم نہیں۔ قطر کی کل آبادی کے صرف 10 فی صد باشندے ہی گود سے گور تک وسیع سرکاری فوائد سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ یہاں نیچرلائزیشن یعنی کسی کو شہریت دینے کا عمل کم یاب ہے۔

الثانی 1847 سے اب تک قطر پر حکومت کرنے والا واحد خاندان ہے۔ قطر پہلے عثمانی سلطنت اور پھر اس کے بعد برطانوی سامراج کے ماتحت رہا۔ 1971 میں برطانیہ کے اس خطے سے نکل جانے کے بعد قطر ایک آزاد ملک بن گیا۔

یہاں تیل کی برآمد دوسری جنگ عظیم کے بعد سے شروع ہوئی۔ تاہم قطر کی جانب سے دنیا کو مائع قدرتی گیس کی ترسیل کا ا؟غاز 1997 میں کیا گیا جس سے اس ملک کی اہمیت کو مزید تقویت ملی۔ قطر قدرتی گیس کی دریافت اور مائع گیس کی برآمدات کی دنیا میں سب سے بڑا ملک ہے۔

1971 میں ماہرین نے قطر کے شمال مشرقی ساحل پر جب قدرتی گیس کے وسیع ذخائر کو دریافت کیا اس وقت کسی کو اس کی اہمیت کا اندازہ نہ تھا۔ چودہ سال کی محنت اور مسلسل کوششوں کے بعد معلوم ہوا کہ مشرقی ساحل دنیا کا سب سے بڑا ''نان ایسوسی ایٹڈ'' قدرتی گیس فیلڈ تھا، جس میں دنیا کے معلوم گیس ذخائر کا تقریباً 10 فی صد حصہ موجود ہے۔

روس اور ایران کے بعد عملی طور پر قطر کے پاس دنیا کا سب سے بڑا گیس کا ذخیرہ ہے جب کہ یہ دنوں ممالک آبادی اور رقبے کے لحاظ سے قطر سے بہت بڑے ہیں۔ مشرقی ساحل تقریباً 6000 کلومیٹر کے رقبے پر محیط ہے جو پورے قطر کے نصف کے برابر ہے۔

قطر گیس وہ کمپنی ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مائع قدرتی گیس پیدا کرتی ہے۔ اس صنعت کی ترقی کو قطری اقتصادی ترقی میں ایک اہم عنصر سمجھا جاتا ہے۔ تاہم تیل کی طرح گیس کی برآمدات میں ہونے والا منافع حاصل ہونے میں وقت لگا۔ 90 کی دہائی میں گیس برآمد کرنے اور اسے معیشت کا عظیم انجن بنانے کا آغاز کیا گیا۔

اکیسویں صدی کی آمد کے ساتھ ہی قطری اقتصادی ترقی میں تیزی دیکھنے میں آئی۔ 2003 اور 2004 کے درمیان 3.7GDP فی صد کی شرح سے بڑھ کر 19.2 فیصد تک پہنچ گیا۔

دو سال بعد 2006 میں معیشت میں 26.2 فی صد تک اضافہ ہوا۔ دہرے ہندسے کی GDP نمو کئی سالوں سے قطر کی معیشت کی مضبوطی کی علامت رہی ہے اور یہ ایک ایسا رجحان ہے جس کی وضاحت صرف گیس کی قیمت سے نہیں کی جاسکتی۔ اس کی برآمدات میں غیر معمولی اضافہ بھی اس کا سبب ہے۔

1996 میں قدرتی گیس سے بھرا ایک کارگو جاپان روانہ ہوا۔ یہ قطری گیس کی پہلی بڑی برآمد اور عربوں ڈالر کی صنعت کا آغاز تھا جس نے قطریوں کو دولت کے لحاظ سے عالمی منظر میں نمایاں کردیا۔ 2021 میں قطر میں فی کس 61,276GDP ڈالر تھی۔ اگر قوت خرید کو بھی مدنظر رکھا جائے تو عالمی بینک کے مطابق یہ رقم 93,521 امریکی ڈالر تک پہنچ جاتی ہے جو کہ دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔

قطر آبادی انتہائی کم ہونے کی وجہ سے فی کس GDP تیزی سے بڑھنے لگا۔ قطری ریاست اعلیٰ اجرتوں کی ضمانت دینے کے علاوہ مضبوط تعلیمی اور صحت کا نظام بھی فراہم کرتی ہے۔ قطر کی معیشت کے مستقبل کے ڈھانچے کا انحصار تیل پر ہے۔ قطر نے مشرق و مغرب کے فضائی سفر کے لیے قطر ایئرویز کے نام سے دنیا کی چند بڑی ہوائی کمپنیوں میں سے ایک بڑی ہوائی کمپنی کا اجراء کیا۔

قطر نے الجزیرہ کے نام سے اپنے مشہور و معروف مواصلاتی خبروں کے نظام کی بنیاد رکھی جس نے ذرائع ابلاغ میں ایک عرب نقطہ نظر پیش کیا۔ یہ عرب دنیا کا جانا پہچانا تسلیم شدہ مواصلاتی خبروں کا چینل ہے۔ القاعدہ کے رہنما اسامہ بن لادن کے بیانات نشر کرنے کی وجہ سے دنیا بھر میں الجزیرہ ٹی وی کی شہرت میں یک دم اضافہ ہوا۔

خبروں کے اس ذریعے نے 2011 کی عرب بہار کے احتجاج کو ہوا دینے میں مدد دی۔ قطر کا بین الاقوامی سیاست میں اہم کردار ہے۔ یہ ملک اسلام کے راسخ العقیدہ رجحان کی پیروی کرتا ہے۔ قطر کے سیاسی کردار میں اس کے عقیدے کی جھلک واضح دکھائی دیتی ہے۔

2011 کی عرب بہار میں قطر اسلام پسندوں کی حمایت کرتے ہوئے مصر کے سابق صدر محمد مرسی اور اخوان المسلمین کے ساتھ شام کے صدر بشارالاسد کے خلاف کھڑے ہونے والوں میں شامل تھا۔ قطر نے عسکریت پسند گروہ حماس کی حمایت کے ساتھ میزبان کے طور پر امریکا اور طالبان کے درمیان ہونے والے مذاکرات پر بھی کام کیا جس کے نتیجے میں امریکا کی افواج کا 2021 میں افغانستان سے انخلاء [illegible] ہوا۔

بحرین، مصر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات نے اسلام پسند گروہوں کی حمایت کے سبب ایک سال تک قطر کا بائیکاٹ کیے رکھا۔ پھر یہ بائیکاٹ صدر جو بائیڈن کے وائٹ ہاؤس میں داخل ہونے کی تیاریوں کے دوران ختم ہوا۔

1991 میں ہونے والی خلیجی جنگ کے دوران مغربی فوجیوں کو ملک میں قیام کی اجازت دینے کے بعد قطر نے سب سے بڑا العدید ہوائی اڈا تعمیر کیا جس پر ایک بیلین ڈالر سے زیادہ لاگت آئی۔ امریکی فوجیوں نے 11 ستمبر 2001 کے دہشت گردانہ حملوں اور اس کے نتیجے میں افغانستان پر حملے کے بعد خفیہ طور پر اس اڈے کا استعمال شروع کردیا تھا۔

مارچ 2002 میں اس اڈے کی مشرق وسطیٰ میں موجودگی امریکا کے اس وقت کے نائب صدر ڈک چینی کے دورے کی وجہ سے منظر عام پر آگئی۔ اس کے بعد امریکا نے 2003 میں امریکی فوج کی سینٹرل کمانڈ کے ہیڈ کوارٹر کو العدید ہوائی اڈے میں منتقل کر دیا۔

اس کے بعد امریکا نے افغانستان، عراق اور شام میں داعش سمیت دیگر گروہوں کے خلاف فضائی کارروائیاں شروع کردیں۔ کابل سے امریکی فوجیوں کے انخلاء میں مدد کے لیے اس اڈے کو استعمال کیا گیا۔ اس اڈے پر آج بھی تقریباً 8000 امریکی فوجی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ قطر میں ترکیہ کا بھی ایک فوجی اڈا موجود ہے۔

تعلیم، سائنس اور لوگوں کی فلاح بہبود کے لیے سرکاری سرپرستی میں چلنے والی غیر منافع بخش تنظیم قطر فاؤنڈیشن کی بنیاد 1995 میں اس وقت کے امیر حمد بن خلیفہ الثانی اور اس کی دوسری بیوی عظمت شیخ معزہ بنت نصر المسند نے رکھی۔

قطر فاؤنڈیشن (QF) کی سربراہ معزہ بنت نصر نے بذات خود تعلیم سائنس اور قطر کی ثقافت کو فروغ دینے کے لیے اسے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر پھیلایا۔

قطر میں بہت سے قابل ذکر یونیورسٹیاں موجود ہیں جو تعلیم و تحقیق کے میدان میں بہت سے کام کررہی ہیں۔ ان میں سے قطر یونیورسٹی میں واقع قطر یونیورسٹی اور حماد بن خلیفہ یونیورسٹی ملک میں دست یاب دو قومی یونیورسٹیاں ہیں۔

غیر ملکی یونیورسٹیوں میں کارنج میلان یونیورسٹی، قطر میں واقع HEC پیرس جو ایک بین الاقوامی کاروباری مینجمنٹ اسکول ہے۔ اس کے علاوہ نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی، ٹیکساس اینڈ ایم یونیورسٹی، کیلگیری یونیورسٹی، یونیورسٹی کالج لندن اور اسٹینڈن یونیورسٹی ہیں۔

قطر جزیرہ نما عرب ملک ہے جس کے منظر نامے میں خشک صحرا اور خلیج فارس (عرب) کے لمبے ساحل اور ٹیلے شامل ہیں۔

یہاں 1973 میں مرد اور خواتین کے لیے پہلا کالج قائم ہوا۔ جدید کیمپس قطر یونیورسٹی باضابطہ طور پر 1985 میں کھولا گیا۔ تعلیمی عملے میں قطر اور عرب اور غیر عرب دونوں ممالک کے ماہرین کی ایک قابل ذکر تعداد شامل ہے۔

قطر میں عوامی تحقیقی یونیورسٹی جامع قطر ہے جو دارالحکومت دوحہ کے شمالی مضافات میں واقع ہے۔ قطر یونیورسٹی میں عربی میں (تعلیم، فنون اور معاشرتی علوم) اور انگریزی میں (قدرتی علوم، انجینئرنگ اور بزنس) پڑھائے جاتے ہیں۔ قطر یونیورسٹی ملک کی واحد سرکاری یونیورسٹی ہے۔ اس یونیورسٹی میں 10 کالج ہیں۔

آرٹس اینڈ سائنس، بزنس اینڈ اکنامکس، ایجوکیشن، انجینئرنگ، قانون، شرعیہ اور اسلامی علوم، فارمیسی، کالج آف ہیلتھ سائنس، کالج آف میڈیسن اور ڈینٹیکل میڈیسن کا کالج جس میں کل 8000 طلبا ہیں۔

قطر میں خواتین سیاسی اور معاشی فیصلہ سازی سمیت زندگی کے تمام پہلوؤں میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ قطر میں خواتین کو ہر شعبہ زندگی میں بہترین نمائندگی ملتی ہے۔ قطر میں صنفی مساوات کا نظام خطے کے کسی اور ملک سے کہیں بہتر ہے۔

افرادی قوت میں خواتین کی شرکت کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ سرکاری شعبوں میں مساوی تنخواہیں اور یونیورسٹیوں کے پروگراموں میں داخلہ لینے والی خواتین کی شرح بھی سب سے زیادہ ہے۔

قطر ایک ایسا ملک ہے جہاں پانی تیل سے زیادہ مہنگا ہے۔ اس نے ورلڈکپ کے دوران پانی ذخیرہ کرنے کے لیے چین کے تعاون سے ملک بھر میں پانچ مقامات پر 15 انتہائی بڑے ٹینک بنوائے ہیں۔

چینی ساختہ کمپنیاں قطر کی توانائی کی پیداوار کو بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کررہی ہیں۔ الخارصہ نامی 800 میگا واٹ کے شمسی توانائی کے ذرائع جو دارالحکومت دوحہ سے تقریباً 80 کلومیٹر مغرب میں صحرائی علاقے میں واقع ہیں۔

یہ مشرق وسطیٰ کے سب سے بڑے پلانٹ میں سے ایک ہے۔ قطر شاید مسلم دنیا کا پہلا ملک ہے جو سولر پینل پر پیسٹ ہونے والے سولر سیل تیار کرتا ہے۔

چینی کمپنیوں کے ذریعے تعمیر کردہ پلانٹ میں قطر کی توانائی کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جس سے قطر کو ورلڈکپ کی میزبانی میں بہترین مدد ملی۔

قطر علم و تحقیق کے میدان میں نمایاں کام یابیاں حاصل کررہا ہے۔ ان میں صحت، طب، توانائی کو ذخیرہ کرنے کے ذرائع، نیم موصل پانی (Semi waterConductor)، پانی کی صفائی، قابل تجدید توانائی اور حرکیات (Thermodynamics) ان شعبہ جات میں نمایاں تحقیقات ہورہی ہیں۔ ان تحقیقی مراکز میں دنیا کے بہترین دماغ کام کررہے ہیں جس میں اسپین، پاکستان، امریکا، جرمنی اور فلسطین وغیرہ کے سائنس دانوں کا اہم کردار ہے۔

قطر میں منعقد کیے جانے والا فیفا عالمی کپ اس وقت فٹ بال کی دنیا کا سب سے بڑا کھیلوں کا میلہ ہے۔ قطر میں اس کی تیاریوں نے دنیا کی نظریں اس پر مرکوز کردی ہیں۔ تمام دنیا عالمی کپ کے اس اہم تقریب کے لیے قطر کی انتہائی وسیع مہم سے بھی واقف ہے۔

لیکن ماہرین کہتے ہیں اس مہم کے دوران جتنے انسان جان سے گئے وہ بھی دنیا کے لیے باعث تشویش اور قطر کی ساکھ کے لیے پریشان کن ہے۔ قطر کا شمار دنیا کے امیر ترین ممالک میں ہوتا ہے۔ 2010 میں جب سے فیفا ورلڈکپ کی ذمے داری قطر کو سونپی گئی یہ ملک تبدیل ہوکر رہ گیا ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس کی تعمیر نو ہوگئی ہے۔

نیا میٹرو، آسمان کو چھوتی ہوئی نئی عمارتیں، نئی یونیورسٹیاں، عجائب گھر اور نئی بندرگاہ اور ان سب کے ساتھ نئے اسٹیڈیم بنے اور ایک کی تعمیر نو بھی ہوئی۔

انسانی حقوق کے گروہوں اور ذرائع ابلاغ کے مطابق ہوسکتا ہے کہ قطر میں تعمیر کے ان تمام وسیع منصوبوں کی تکمیل کے دوران ہزاروں کارکن موت کا شکار ہوئے ہوں، تاہم قطر حکومت نے ان دعوؤں کو شرمناک اور ہتک آمیز قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ ملک کی ساکھ کے دفاع کے لیے قانونی کارروائی پر غور کررہے ہیں۔

ایمنیسٹی انٹرنیشنل کے ایک سینئر محقق اسٹیو کاک برن کے مطابق ورلڈکپ کے پراجیکٹ ہوں یا کوئی اور منصوبے، گذشتہ دہائی میں ہزاروں ہلاکتوں کی وجوہات سامنے نہیں آئیں۔ ان میں کم از کم سیکڑوں ہلاکتوں کا تعلق کام کے مقامات پر محفوظ انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ ان مزدوروں کا تعلق بھارت، بنگلادیش، نیپال، پاکستان اور سری لنکا سے ہے۔

بین الاقوامی یونین نے خلیج کے اس ملک پر دباؤ ڈالا کہ اسے ان اصلاحات پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے جو تحفظ کو بہتر بنانے، مناسب اجرت کے تعین اور مزدوروں کو ملازمت چھوڑنے یا تبدیل کرنے کا حق دینے سے متعلق ہیں۔ اسلامی تحریک، جماعتوں اور علماء اکرام جنھیں ان کا اپنا وطن دیس نکالا کر دیتا ہے تو قطر ان کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ ہے۔ امید ہے مستقبل میں اسلامی دنیا میں قطر

راین روتھ کو ٹرمپ پر قاتلانہ حملے کی کوشش پر عمر قید کی سزا

نئی دہلی (ایم این این): امریکی وفاقی عدالت نے راین وسلے روتھ کو وہ شخص قرار دیا ہے جس نے ستمبر ۴۲۰۲ء میں امریکہ کے سابق صدر، کاروباری لیڈر اور ۴۲۰۲ء کے صدارتی امیدوار ڈونالڈ ٹرمپ کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی، اور اسے عمر قید کے ساتھ سات سال اضافی سزا سنا دی ہے۔ عدالت نے ۴ فروری ۶۲۰۲ء کو فلوریڈا کے فورٹ پرئیس میں واقع فیڈرل ڈسٹرکٹ کورٹ میں یہ فیصلہ سنایا۔ جج ایلین کینن نے روتھ کے خلاف پانچ وفاقی الزامات میں سزا عائد کی جس میں صدارتی امیدوار کو قتل کرنے کی کوشش، وفاقی افسر پر حملہ اور غیر قانونی اسلحہ رکھنے جیسے سنگین جرائم شامل تھے۔ روتھ نے دفاع کے مرحلے میں خود کو وکیل مقرر کر رکھا تھا، تاہم بعد میں عدالتی حکم پر اسے قانونی نمائندہ بھی فراہم کیا گیا۔ سزا سناتے ہوئے جج نے کہا کہ روتھ کا عمل ''منصوبہ بند، خطرناک، غیر انسانی اور امریکی جمہوری عمل پر براہ حملہ'' تھا۔ اس نے روتھ کے بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس نے نہ صرف کسی قسم کا پچھتاوا ظاہر نہیں کیا بلکہ اپنے عمل کی جواز کے لیے بے ربط اور غیر متعلقہ دلائل پیش کیے۔ یہ حملہ ۵۱ ستمبر ۴۲۰۲ء کو ویسٹ پام بیچ، فلوریڈا میں ٹرمپ کے گولف کورس پر پیش آیا، جب روتھ نے تقریباً ۲۱ گھنٹے تک جھاڑیوں میں چھپ کر ایک ایس کے ایس طرز کی رائفل پکڑے رکھی اور قریب سے ٹرمپ کو نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ امریکی سیکرٹ سروس کے ایک ایجنٹ نے اس کی موجودگی اور اسلحہ کو پہچانتے ہوئے چار گولیاں چلائیں، جس کے بعد روتھ موقع سے فرار ہو گیا لیکن بعد میں مارٹن کاؤنٹی میں گرفتار ہو گیا۔ عدالت نے روتھ کی جرم کی نوعیت اور منصوبہ بندی کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

نیشنل پریئر بریک فاسٹ: مَیں جنت کا حقدار ہوں: ڈونالڈ ٹرمپ

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے نیشنل پریئر بریک فاسٹ ۶۲۰۲ء میں ایک طویل اور غیر رسمی تقریر میں اپنی روحانی قابلیت اور سیاست کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ''غلطیوں کے باوجود شاید جنت تک پہنچ جائیں گے'' کیونکہ انہوں نے ''کامل لوگوں کے لیے بہت اچھا کام کیا ہے۔'' اس موقع پر صدر نے اپنے مذہبی اور سیاسی موقف کو یکجا کرتے ہوئے اپنے دورِ حکومت کی خدمات پر زور دیا۔ سالانہ نیشنل پریئر بریک فاسٹ عموماً مذہبی رہنماؤں، سیاسی شخصیات اور عوامی لیڈروں کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کرتا ہے تاکہ وہ عقیدہ، خدمت اور قومی اقدار پر غور کریں۔ اس تقریب میں صدر ٹرمپ نے اپنے خطاب میں مذہب، امریکی طاقت، داخلی اور خارجی پالیسیوں پر بھی گفتگو کی۔

روس اور یوکرین کے درمیان 300 قیدیوں کا بڑا تبادلہ

نئی دہلی (ایم این این): روس اور یوکرین کے درمیان یو اے ای میں ہونے والے مذاکرات کے بعد دونوں ممالک نے ۰۰۳ سے زائد قیدیوں کا تبادلہ کیا ہے لیکن ان مذاکرات کے دوران جنگ کے خاتمے کے لئے کسی بڑے معاہدے پر پیش رفت نہیں ہو سکی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکہ، روس اور یوکرین کے وفود کے درمیان ابوظہبی میں ہونے والے دو روزہ مذاکرات کے دوران قیدیوں کے تبادلے پر اتفاق کیا گیا تھا جسے امریکی ثالث نے پانچ ماہ بعد ہونے والا پہلا بڑا قیدی تبادلہ قرار دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق امریکی نمائندے اسٹیو وٹکوف کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ مجموعی طور پر ۴۱۳ قیدیوں کے تبادلے پر اتفاق کیا گیا۔ بعد ازاں روسی وزارت دفاع نے تصدیق کی کہ دونوں جانب سے ۷۵۱-۷۵۱ قیدیوں کا تبادلہ کیا گیا ہے۔ امریکی نمائندے نے مذاکرات کو مفصل اور مثبت قرار دیا لیکن اُن کا کہنا تھا کہ جنگ کے مکمل خاتمے کے لئے ابھی اہم اور مشکل کام باقی ہے۔ روسی مذاکرات کار کریل دمتریف نے بھی گفتگو میں پیش رفت کا دعویٰ کیا۔ دونوں ممالک کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے باوجود علاقائی تنازع پر کسی قسم کی پیش رفت نہیں ہوئی۔ نہ ہی روس کی جانب سے اپنے مطالبات میں نرمی کے آثار دکھائی دیے۔ اسی دوران روس کی جانب سے یوکرین کے توانائی کے نظام پر حملے جاری رہے جس کے باعث شدید سردی میں کیف کے کئی علاقوں میں بجلی اور حرارت کی سپلائی معطل رہی۔ بدھ کو زیلنسکی نے اعتراف کیا کہ فروری ۲۲۰۲ء میں جنگ شروع ہونے کے بعد اب تک کم از کم ۵۵ ہزار یوکرینی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ روس نے اپنے جانی نقصانات کے اعداد و شمار جاری نہیں کئے۔

عمان: امریکہ سے مذاکرات کا ''اچھا آغاز''، احتیاط ضروری: ایرانی وزیر خارجہ

نئی دہلی (ایم این این): ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکہ کے ساتھ عمان میں ہونے والے اعلیٰ سطحی مذاکرات کے بعد محتاط انداز میں امید ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بات چیت ایک ''اچھا آغاز'' تھی، تاہم اسے کسی بڑی پیش رفت کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ عمان میں ہونے والے یہ مذاکرات ایسے وقت میں منعقد ہوئے جب ایران اور امریکہ کے درمیان تعلقات طویل عرصے سے تناؤ کا شکار ہیں۔ عباس عراقچی نے میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ دونوں فریقوں کے درمیان بات چیت سنجیدہ اور باہمی احترام پر مبنی رہی، لیکن یہ مذاکرات ابتدائی نوعیت کے تھے اور ان کا دائرہ محدود رکھا گیا۔ ایرانی وزیر خارجہ کے مطابق اس دور میں ہونے والی گفتگو بنیادی طور پر اعتماد سازی اور موقف کے تبادلے تک محدود رہی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ابھی کسی معاہدے، سمجھوتے یا ٹھوس پیش رفت کا اعلان کرنا قبل از وقت ہوگا۔ عراقچی نے کہا کہ ''یہ ایک آغاز ہے، مگر راستہ طویل اور پیچیدہ ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ مذاکرات کے بعد فریقین اپنے اپنے دارالحکومتوں میں واپس جا کر مشاورت کریں گے، جس کے بعد یہ طے کیا جائے گا کہ آیا بات چیت کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے یا نہیں۔ ان کے مطابق مستقبل کے مراحل کا انحصار اسی داخلی مشاورت اور سیاسی فیصلوں پر ہوگا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایران نے مذاکرات میں اپنے قومی مفادات اور سرخ خطوط کو واضح رکھا۔ ان کا کہنا تھا کہ تہران کسی دباؤ کے تحت بات چیت نہیں کر رہا بلکہ سفارت کاری کو مسئلے کے حل کا ذریعہ سمجھتا ہے، بشرطیکہ یہ برابری اور باہمی احترام پر مبنی ہو۔ عمان نے ان مذاکرات میں سہولت کار کا کردار ادا کیا، جو ماضی میں بھی ایران اور مغربی ممالک کے درمیان بالواسطہ رابطوں میں اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ عراقچی نے عمانی حکام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مسقط نے ایک بار پھر بات چیت کے لیے غیر جانبدار اور محفوظ ماحول فراہم کیا۔ ادھر امریکی حکام کی جانب سے مذاکرات پر محتاط ردعمل سامنے آیا ہے۔ اگرچہ امریکہ نے بھی بات چیت کو تعمیری قرار دیا ہے، لیکن کسی قسم کے فوری نتائج یا اگلے مرحلے کی تفصیلات پر خاموشی اختیار کی گئی ہے۔ بین الاقوامی مبصرین کے مطابق یہ مذاکرات خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پس منظر میں خاص اہمیت رکھتے ہیں، تاہم دونوں فریقوں کی جانب سے محتاط بیانات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اعتماد کی بحالی ایک تدریجی اور مشکل عمل ہوگا۔ ایرانی وزیر خارجہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ تہران اس مرحلے پر امید اور احتیاط کے درمیان توازن برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ ان کے مطابق بات چیت کا تسلسل ممکن ہے، مگر اس کا دارومدار آئندہ سفارتی اور سیاسی فیصلوں پر ہوگا۔

فرانس: غزہ امداد روکنے پر دو فرانسیسی نژاد اسرائیلی شہریوں کے خلاف وارنٹ جاری

نئی دہلی (ایم این این): فرانسیسی عدالتی حکام نے غزہ میں انسانی امداد کی ترسیل روکنے کی کوششوں سے متعلق ''نسل کشی میں معاونت'' کے الزام میں دو فرانسیسی نژاد اسرائیلی شہریوں کے خلاف وارنٹس جاری کئے ہیں۔ قانونی ذرائع کے مطابق یہ وارنٹس جولائی ۵۲۰۲ء میں جاری کیے گئے تھے۔ تحقیق سے وابستہ ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ وارنٹس نیلی کوفرتوری اور ریچل تویٹو کے خلاف جاری کیے گئے ہیں۔ نیلی کوفر کا تعلق ''اسرائیل از فار ایور'' جبکہ ریچل کا تعلق ''زاو ۹'' سے بتایا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ وارنٹس دونوں افراد کو تحقیقات کرنے والے مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہونے کا پابند بناتے ہیں، تاہم ان میں حراست یا گرفتاری کا حکم شامل نہیں ہے۔ ایک عدالتی ذریعے نے بتایا کہ یہ کارروائی ایک فرانسیسی میڈیا رپورٹ کے بعد تصدیق شدہ ہے۔ تحقیقات کے مطابق دونوں کارکنان پر الزام ہے کہ انہوں نے جنوری سے نومبر ۴۲۰۲ء کے درمیان غزہ میں داخل ہونے والی انسانی امداد کو روکنے کی کوشش کی۔ ان الزامات میں خاص طور پر مئی ۴۲۰۲ء کے دوران نیزانہ کراسنگ اور کریم شیلوم کراسنگ پر امدادی ٹرکوں کو روکنے کی مبینہ کوششیں شامل ہیں۔ قانونی ذرائع کے مطابق، دونوں افراد پر ''عوامی طور پر نسل کشی پر اکسانے'' کا شبہ بھی ظاہر کیا گیا ہے، کیونکہ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے عوامی بیانات کے ذریعے غزہ تک امداد پہنچنے سے روکنے کی اپیل کی۔ غیر سرکاری تنظیموں کی جانب سے دائر شکایت کے وکیل کلیمنس بکٹریٹ نے کہا ہے کہ یہ پہلا موقع ہے جب انسانی امداد کی رکاوٹ کو فرانسیسی قانون کے تحت ''نسل کشی میں معاونت'' کے زاویے سے جانچا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق یہ مقدمہ بین الاقوامی انسانی قانون کے اطلاق کے حوالے سے ایک اہم نظیر بن سکتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ شکایت گزشتہ سال ''فلسطین سینٹر فار ہیومن رائٹس''، الحق اور المیزان کی جانب سے دائر کی گئی تھی۔ تحقیقات سے قریبی ذرائع نے بتایا کہ اسی مقدمے کے سلسلے میں مزید تقریباً ۱۰ افراد کے خلاف بھی وارنٹس جاری کیے جا سکتے ہیں، تاہم اس حوالے سے حتمی فیصلہ ابھی نہیں کیا گیا۔ فرانسیسی عدالتی نظام کے تحت یہ کارروائی تفتیشی مرحلے میں شمار ہوتی ہے

مقبوضہ یروشلم میں اسرائیل نے انروا کے ہیڈ کوارٹرس کی بجلی، پانی سپلائی معطل کر دی

نئی دہلی (ایم این این): مقبوضہ مشرقی یروشلم میں فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے (انروا) کے صدر دفتر کو اسرائیلی حکام نے پانی اور بجلی کی فراہمی منقطع کر دی ہے۔ اسرائیل کے وزیر توانائی ایلی کوہن نے کہا کہ انہوں نے انروا کمپاؤنڈ میں پانی اور بجلی کی سہولیات منقطع کرنے کی ذاتی نگرانی کی اور تصدیق کی کہ بجلی اور پانی دونوں خدمات بند کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے بدھ کی شام امریکی سوشل میڈیا ایکس پر ایک پوسٹ میں مزید کہا: ''میں نے انروا کی سپلائی کو مکمل طور پر بند کیا ہے۔'' بعد ازاں کوہن نے اس سے قبل ایک اسرائیلی ریڈیو اسٹیشن کو بتایا تھا کہ وہ مشرقی یروشلم جا رہے ہیں

اسپین: وزیرِ اعظم کا سخت موقف، کہا بچوں کو سوشل میڈیا کے زہر سے بچانا ہوگا

نئی دہلی (ایم این این): ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے جمعرات کو کہا کہ ریاست میں جمہوری طاقت کو اسی وقت یقینی بنایا جا سکتا ہے جب بچوں اور نوعمروں کو اس زہریلی دنیا سے بچایا جا سکے۔ بلباو میں ۸ ویں ڈیجیٹل انڈسٹری کانگریس کے اختتامی سیشن میں خطاب کرتے ہوئے، سانچیز نے حکومت کے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ضابطے کو سخت کرنے کے منصوبوں کا دفاع کیا، خاص طور پر نابالغوں کے تحفظ کیلئے۔ اسپین کی ایک نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ ''ریاست کی طاقت جمہوریتوں کو ان حملوں سے بچانے کیلئے ہے جس کا وہ شکار ہیں اور بچوں اور نوعمروں کو بھی اس زہریلی، بے سزا دنیا سے جو بدقسمتی سے سوشل میڈیا بن چکی ہے۔'' ان کا یہ تبصرہ اسپین کی جانب سے ۶۱ سال سے کم عمر بچوں کیلئے سوشل میڈیا تک رسائی کو محدود کرنے کی تجویز پر ٹیکنالوجی کی بڑی شخصیات کے ساتھ عوامی تصادم کے درمیان آیا۔ سانچیز نے ٹیلیگرام کے شریک بانی پاول ڈوروف کی تنقید کا بالواسطہ جواب دیا، جنہوں نے بدھ کو صارفین کو متنبہ کیا کہ اسپین کے منصوبہ بند ضوابط سے ''انٹرنیٹ کی آزادی'' کو خطرہ لاحق ہے اور ملک کو ''نگرانی کی ریاست'' میں تبدیل کرنے کا خطرہ ہے۔ ہسپانوی رہنما کو ایکس کے مالک اور ارب پتی ایلون مسک کی تنقیدوں کا بھی سامنا کرنا پڑا، جنہوں نے اس ہفتے کے شروع میں سانچیز کو ''جابر فاشسٹ'' اور ''ظالم'' قرار دیا تھا۔ سانچیز نے ضوابط سے متعلق سینسرشپ یا آمریت جیسے دعووں کو یہ دلیل پیش کرتے ہوئے مسترد کر دیا کہ مذاکرات کو ٹیکنالوجی میں جدت کے مقصد پر مرکوز کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ''کچھ لوگ کہتے ہیں

انڈین ٹیچر روبل ناگی نے ''گلوبل ٹیچر پرائز'' 2026ء جیت لیا، 10 لاکھ ڈالر انعام

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان سے تعلق رکھنے والی ٹیچر روبل ناگی نے ''گلوبل ٹیچر پرائز'' ۶۲۰۲ء اپنے نام کر لیا ہے۔ یہ اعزاز انہیں دبئی میں منعقدہ ورلڈ گورنمنٹ سمٹ کے دوران دیا گیا، جس کے ساتھ ایک ملین امریکی ڈالر کی انعامی رقم بھی شامل ہے۔ واضح رہے کہ یہ ایوارڈ جیمز ایجوکیشن کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے اور اس سال اس کا دسواں ایڈیشن منعقد ہوا۔ تقریب کے دوران ایوارڈ دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان بن محمد بن راشد المکتوم نے روبل ناگی کو پیش کیا۔ خیال رہے کہ گلوبل ٹیچر پرائز دنیا کے نمایاں ترین تعلیمی اعزازات میں شمار ہوتا ہے، جس کا مقصد ایسے اساتذہ کی خدمات کو سراہنا ہے جنہوں نے تعلیم کے میدان میں نمایاں اور پائیدار اثرات مرتب کیے ہوں۔ اس ایوارڈ کے تحت دنیا بھر سے منتخب کیے گئے اساتذہ میں سے ایک فرد کو سالانہ بنیاد پر اعزاز دیا جاتا ہے۔ تقریب دبئی میں عالمی لیڈروں، پالیسی سازوں، تعلیمی ماہرین اور مختلف ممالک کے نمائندوں کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ ورلڈ گورنمنٹ سمٹ ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم ہے جہاں گورننس، تعلیم، ٹیکنالوجی اور مستقبل کی پالیسیوں پر تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ایوارڈ کے اعلان کے موقع پر روبل ناگی کے تعلیمی پس منظر اور منصوبوں کی تفصیلات محدود رکھی گئیں، تاہم گلوبل ٹیچر پرائز عام طور پر ان اساتذہ کو دیا جاتا ہے جو تعلیمی جدت، سماجی اثر اور طلبہ کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی کے حوالے سے نمایاں خدمات انجام دیتے ہیں۔ جیمز ایجوکیشن کی جانب سے جاری روایت کے مطابق، اس اعزاز کا مقصد اساتذہ کے کردار کو عالمی سطح پر اجاگر کرنا اور تعلیم کو سماجی ترقی کا بنیادی ستون قرار دینا ہے۔ ایک ملین ڈالر کی انعامی رقم بھی اسی مقصد کے تحت دی جاتی ہے تاکہ تعلیم سے جڑے اقدامات کو مزید فروغ دیا جا سکے۔ ہندوستان کے لیے یہ اعزاز تعلیمی میدان میں ایک اہم بین الاقوامی اعتراف کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ عالمی سطح پر اس ایوارڈ کو حاصل کرنا نہ صرف فردِ واحد کی کامیابی بلکہ ملک کے تعلیمی شعبے کے لیے بھی نمایاں مقام کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ تقریب کے اختتام پر ایوارڈ کی تقسیم کے ساتھ گلوبل ٹیچر پرائز ۶۲۰۲ء کے باضابطہ اعلان کا عمل مکمل ہوا۔

سابق بنگلہ دیشی رکن پارلیمنٹ سمیت 2 افراد کو سزائے موت سنا دی گئی

نئی دہلی (ایم این این): عوامی لیگ کے سابق لیڈر اور سابق رکن پارلیمنٹ محمد سیف الاسلام سمیت ۶ افراد کو سزائے موت کی سزا سنائی گئی جبکہ ۷ افراد کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بنگلہ دیش کی ایک عدالت نے سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے حامی سابق رکن پارلیمنٹ محمد سیف الاسلام اور پولیس اہلکاروں سمیت ۶ افراد کو ۴۲۰۲ء کی بغاوت کے دوران انسانیت کیخلاف جرائم پر سزائے موت سنائی جن میں مظاہرین کو قتل کر کے ان

2022ء سے اب تک جنوب مشرقی ایشیاء کے سائبر کرائم مراکز سے تقریباً 7000 ہندوستانیوں کو بچایا گیا: مرکز

نئی دہلی (ایم این این): مرکزی حکومت نے جمعرات کے دن پارلیمنٹ میں بتایا کہ ۲۲۰۲ء سے ۵۲۰۲ء کے درمیان جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کمبوڈیا، میانمار اور لاؤس میں واقع سائبر کرائم مراکز سے ۶،۸۹۹ ہندوستانی شہریوں کو بچایا گیا ہے۔ حکومت نے اعتراف

جاتا ہے کہ اس وقت کتنے افراد وہاں پھنسے ہوئے ہیں۔ وزارت کے اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان نے ۲۲۰۲ء سے ۵۲۰۲ء کی تین سالہ مدت کے دوران کمبوڈیا سے ۲،۳۳۵، لاؤس سے ۲،۹۲۷ اور میانمار سے ۲،۱۶۸ شہریوں کو بچایا ہے۔ سنگھ نے مزید کہا کہ حکومت نے پھنسے ہوئے ہندوستانی شہریوں کا مسئلہ ان تینوں ممالک کے حکام کے ساتھ اٹھایا ہے۔ مرکز کا یہ بیان جنوب مشرقی ایشیاء سے کام کرنے والے بین الاقوامی سائبر کرائم نیٹ ورکس کے بارے میں بڑھتی ہوئی تشویش کے درمیان سامنے آیا ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ چین کے زیر انتظام مجرمانہ گروہ بڑے اور سخت پہرے والے ''اسکیم کمپاؤنڈز'' چلاتے ہیں جہاں اسمگل شدہ کارکنوں، جن میں ہندوستانی افراد بھی شامل ہیں، کو اپنے ہی وطن میں موجود متاثرین کو نشانہ بنانے والے آن لائن فراڈ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، اسکیم کالز کرنے والے بہت سے افراد خود بھی متاثرہ ہیں، جنہیں اکثر وہاں سے نکلنے کی کوشش کرنے پر مارا پیٹا جاتا ہے یا دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ کچھ لوگوں نے محسوس ہونے، نگرانی کیے جانے اور روزانہ فراڈ کے اہداف پورے کرنے پر مجبور کیے جانے کے واقعات بیان کیے ہیں۔ وزارت خارجہ نے کمبوڈیا اور لاؤس میں ملازمت کی مشکوک بیرونِ ملک پیشکشوں کے خلاف شہریوں کو کئی مرتبہ مشاورتی نوٹس جاری کیے ہیں۔ حکام نے ملازمت کے متلاشی افراد پر زور دیا ہے

اتر ریلوے
ای-ٹینڈر نوٹس
بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر مال بھاڑہ، اتر ریلوے، فیروز پور کے ذریعہ نیچے دیے گئے کام کیلئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروز پور ڈویژن میں ای-نیلامی طلب کی جاتی ہے۔

نیلامی لسٹ نمبر	نیلامی شروع ہونے کا وقت اور تاریخ	کام کا نام
EAFZR-SLR26-11	23-02-2026 کو 11.00 بجے	گاڑیوں میں پارسل سپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (ٹرین نمبر / ایس ایل کمپارٹمنٹ) 14604/F1, 12422/F1, 14618/F1 & 15136/F1.

مفصل معلومات اور رجسٹریشن کیلئے برائے مہربانی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔
431/26
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اسلام میں امانت و دیانت

تحریر۔۔۔
ڈاکٹر عامر عبداللہ محمدی

اسلام میں امانت و دیانت کی جس قدر اہمیت ہے شاید ہی کسی اور مذہب میں اس کا مقام ہو. نبی کریم صلی اللہ علیہ و اللہ لہ وسلم کی اعلان نبوت سے قبل بھی شہرت اسی دیانت، امانت اور صداقت کی تھی۔امانت داری ایمان کا حصہ ہے، جو شخص اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ کسی کی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا کیوں کہ اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اگر میں نے کسی کا حق دبا لیا یا اس کی ادائی میں کمی اور کوتاہی کی تو میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے۔

وہ یقیناً اس کا حساب لے گا اور اس دن جب کہ ہر شخص ایک ایک نیکی کا محتاج ہوگا، حق تلفی کے عوض میری نیکیاں دوسروں کو تقسیم کردی جائیں گی، پھر میری مفلسی پر وہاں کون رحم کرے گا؟

اس طرح کے تصورات سے اہل ایمان کا دل کانپ اٹھتا ہے اور پھر خیانت یا حق تلفی کرنے سے باز آجاتا ہے، لیکن جس کے دل میں ایمان ہی نہ ہو یا ماحول اور حالات نے ایمان کی روشنی سلب کرلی ہو تو خیانت کرنے میں ایسے شخص کو کوئی تردد نہیں ہوتا، اسی لیے رسول اکرم ﷺ نے امانت داری کو ایمان کی علامت اور پہچان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، مفہوم: ''جس میں امانت داری نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس شخص میں معاہدے کی پابندی نہیں اس میں دین نہیں۔'' (سنن بیہقی)

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم کے متعدد مقامات پر امانت داری کی تاکید فرمائی ہے، ارشاد باری ہے، مفہوم: ''تو جو امین بنایا گیا اس کو چاہیے کہ اپنی امانت ادا کرے اور چاہیے کہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرے۔'' (بقرۃ)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں امانت داری کو تقویٰ سے جوڑ دیا ہے یعنی جس کو موت کے بعد کی زندگی حساب وکتاب اور عدالت الٰہی پر یقین ہو جس کے دل میں خوف خدا اور اس کی گرفت کا احساس ہو اسے چاہیے کہ امانت میں خیانت نہ کرے جس کا جو حق ہے پورا ادا کردے۔

اس لیے کہ اس دنیا میں خیانت کرنے والا قیامت کے دن چین وسکون سے نہیں رہ سکتا، وہاں ہر ایک کا حق ادا کرنا ہوگا اور بڑی دشواریوں کا سامنا ہوگا۔ لیکن جس کو آخرت پر یقین نہیں وہ جو چاہے کرے، دنیا میں چندروزہ زندگی کے بعد آخر اپنے کیے ہوئے پر افسوس ہوگا اور وہ بڑے خسارے میں ہوگا۔

رسول اکرم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے کہ زمانہ، جیسے جیسے قیامت سے قریب ہوگا ایمانی قوت کم ہوتی چلی جائے گی اس کے نتیجے میں امانت داری بھی اٹھ جائے گی اور حال یہ ہوگا کہ مسلمانوں کی بڑی بڑی آبادیاں ہوں گی لیکن امانت دار آدمی پوری آبادی میں ایک آدھ بڑی مشکل سے دست یاب ہوگا اور وہ بھی حقیقت میں امین نہ ہوگا۔ لوگ مثال کے طور پر کہیں گے کہ فلاں قوم میں ایک امانت دار شخص ہے۔

اسی طرح فرمایا کہ کسی آدمی کی تعریفیں ہوں گی کہ کیسا عقل مند، کیسا خوش مزاج اور کیسا بہادر ہے، حالاں کہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان داری نہ ہوگی۔ (صحیح بخاری، کتاب الفتن)

آج کے حالات بھی کچھ اسی طرح ہیں، امانت داری کی اس قدر اہمیت کے باوجود آج کے معاشرے میں اسے کوئی وزن نہیں دیا جاتا، اچھے لوگ بھی (الا ماشاء اللہ) جو عرف میں دین دار سمجھے جاتے ہیں وہ بھی امانت اور حق کی ادائی کا پاس ولحاظ نہیں رکھتے، انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ امانت کی حفاظت اور اس کا مکمل طور پر ادا کرنا دینی و شرعی فریضہ ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کی کنجی جب کلید بردار کو دینے اور ان کی امانت ان کو واپس کرنے کی تاکید کی گئی تو امانت کو جمع کے صیغے کے ساتھ استعمال کیا گیا، ارشاد باری کا مفہوم ہے: ''اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین کو پہنچا دیا کرو۔'' (النسائی)

قابل غور بات یہ ہے کہ کنجی کوئی اہم مال نہیں، بلکہ یہ خانہ کعبہ کی خدمت کی نشانی ہے جس کا تعلق مال سے نہیں عہدے سے ہے، پھر بھی اس کو امانت سے تعبیر کیا گیا اور پھر جمع کا صیغہ استعمال کرکے اسے عام حکم بنا دیا گیا۔

معلوم ہوا کہ عہدے، مراتب اور ذمے داریاں بھی امانت ہیں لیکن عوام الناس تو کجا خواص بھی امانت و دیانت کا

تصور صرف مال تک محدود رکھتے ہیں، چناں چہ وہ ان امانتوں میں خیانت کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور انہیں کسی معصیت کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ حالاں کہ شریعت کی نظر میں ان چیزوں میں بھی خیانت قبیح اور موجب گناہ عمل ہے، نااہلوں کو عہدے اور مناصب سپرد کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی ہے۔

جس عہدہ اور منصب کا جو اہل ہو اسی کو وہ عہدہ سپرد کیا جائے، اس کے لیے سب سے پہلے غور کرنا چاہیے کہ اس کے ماتحتوں میں کون ایسا شخص ہے، جس میں پیش نظر ملازمت یا عہدے کی مکمل شرطیں پائی جارہی ہیں، ایسا کوئی شخص مل جائے تو وہی اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔

لہٰذا کسی پس وپیش کے بغیر وہ عہدہ اور ملازمت اس کو سپرد کردیا جائے اور اگر مطلوب صلاحیت کا حامل کوئی شخص دست یاب نہ ہو تو موجودہ لوگوں میں جو سب سے زیادہ لائق فائق ہو اس کو منتخب کیا جائے، غرض یہ کہ حکومت کے ماتحت جتنے بھی عہدے اور مناصب ہوتے ہیں وہ امانت ہیں اور ارباب حکومت اس کے امین ہیں، اگر حکومت نے اپنے ماتحت کسی شخص کو اس کا مجاز بنایا ہے تو وہ بھی امین ہے۔

ان سب کو چاہیے کہ عہدے اور منصب پوری دیانت داری سے تقسیم کریں، صلاحیت اور شرائط کو اس کے لیے معیار بنایا جائے نہ کہ قرابت اور تعلق کو۔ اگر کسی شخص کو ذاتی تعلق یا سفارش کی بنیاد پر یا رشوت لے کر کوئی عہدہ اور منصب سپرد کیا جاتا ہے تو یہ خیانت ہے اور تمام ذمہ دار اس خیانت کے مرتکب ہوں گے۔

ایک موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، مفہوم: ''جس شخص کو عام مسلمانوں کی کوئی ذمے داری سپرد کی گئی ہو پھر اس نے کوئی عہدہ کسی شخص کو محض دوستی و تعلق کے پیش نظر دے دیا، اس پر اللہ کی لعنت ہے نہ اس کا فرض مقبول ہے نہ نفل یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے۔'' (جمع الفوائد)

نااہلوں کو عہدے سپرد کرنے سے گناہ تو ہوتا ہی ہے خود دنیوی اعتبار سے بھی نظام درہم برہم ہوجاتا ہے، اس سے مستحقین اور باصلاحیت افراد کے بہ جائے ناکارہ اور نااہل لوگ عہدوں پر فائز ہوجاتے ہیں ان میں کام کی صلاحیت نہیں ہوتی، اس لیے پورا شعبہ بگڑ جاتا ہے اور پھر عوام کے لیے یہ اذیت رسانی کا باعث ہوتا ہے۔

آج کل ملکی حالات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ نیچے سے لے کر اوپر تک تمام شعبوں میں کہیں رشوت اور سفارش اور کہیں تعلق اور قرابت کی بنیاد پر عہدے اور ملازمت تقسیم کی جارہی ہیں، یہاں تک کہ عصری تعلیم گاہوں میں اساتذہ کی تقرری میں رشوت کا لین دین عام ہوگیا ہے، اس کے نتیجے میں یہ تعلیم گاہیں باصلاحیت افراد سے محروم ہیں۔ تقریباً تمام شعبوں کا یہی حال ہے، اس لیے حکومت کا نظام فساد کا شکار ہوگیا ہے اور آج ہر شخص اپنی جگہ بے چین ومضطرب نظر آرہا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے اس کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے، مفہوم:

''جب دیکھو کہ کاموں کی ذمہ داری ایسے لوگوں کو سپرد کردی گئی جو ان کے اہل اور قابل نہیں تو قیامت کا انتظار کرو۔ (صحیح بخاری)

یعنی جب نااہل افراد کو کوئی ذمے داری یا عہدہ اور منصب سپرد کیا جائے تو فساد یقینی ہے اور اب دنیوی نظام کو فساد سے کوئی بچا نہیں سکتا، اس لیے اب قیامت کا انتظار کرو، اس میں اعلیٰ حکومتی عہدے سے لے کر ایک ادنیٰ ملازمت بھی شامل ہے۔

اس کا تعلق صرف حکومتی عہدوں سے ہی نہیں ہے بلکہ نجی کمپنیاں، دعوتی واصلاحی انجمنیں اور عوامی فلاحی اداروں سے بھی ہے جو ان اداروں اور کمپنیوں کو مفید اور بافیض بنانا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ جس کام کے جو لائق اور اہل ہے، اسے وہیں رکھا جائے، کسی بھی وجہ سے اگر کم تر صلاحیت والے افراد کو فوقیت دی جائے تو ادارہ کبھی ترقی نہیں کرسکتا، اقرباء پروری کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے صاحب زادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ان کی جلالت علمی اور فضیلت کے باوجود نا صرف اپنا جانشین نامزد نہیں کیا بلکہ اس کمیٹی تک میں شامل نہیں فرمایا جس نے آئندہ کے لیے خلیفہ کا چناؤ کرانا تھا۔ آج کچھ دینی اداروں، مدارس اور مساجد تک میں یہ جانشینی نظام جاری ہوچکا ہے۔

باپ کے بعد بیٹا یعنی ولی العہد والا بادشاہی نظام کی اسلام میں کہاں کوئی گنجائش ہے۔۔۔؟ اگر کوئی یہ مثال دیتا ہے کہ اگر باپ کے بعد بیٹا لائق اور فائق ہو تو کیوں جانشین نہیں ہوسکتا تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ لائق فائق اور علم و فضل کا حامل ان ولی العہد کے علاوہ کیا کوئی موجود نہیں ہے۔ مسلمانوں کے امور (وامرھم شوریٰ بینھم) کے حکم کے تحت باہمی مشاورت سے طے ہوتے ہیں۔

یہ امر انتہائی افسوس کا باعث ہے کہ آج مسلمانوں کے ملک میں بھی امانت و دیانت عنقاء و مفقود ہوچکی ہے کوئی کسی پر اعتماد و اعتبار کرنے کو تیار و آمادہ نہیں ہے.ہم سب کو مل کر اس صورت حال کا تدارک کرنا ہوگا اور سب سے پہلے خود امانت و دیانت میں ہر قسم کے لیت و لعل سستی و کوتاہی کی روش کو ترک کرکے اپنے ایمان کی حفاظت کرنی ہوگی۔

''چمتکار'' کیسے ہوگا؟

معجزے بھی دعا اور دوا کے بعد ہی نصیب میں آتے ہیں

تحریر۔۔۔
ڈاکٹر عامر عبداللہ محمدی

ایک فرضی کہانی نظر سے گزری جس میں واقعات تو بے شک قصے کہانیوں کی طرح ہی تھے لیکن کہانی کا مرکزی خیال بہت اچھا تھا۔ کہانی کے مطابق ایک چھوٹی بچی میڈیکل سٹور پر دوا لینے آئی۔ اسٹور پر بہت رش تھا، جس کی وجہ سے کیمسٹ اس کی بات پر توجہ بھی نہیں دے رہا تھا۔ اس بچی کے ہاتھ میں ایک گلک تھا جو اس نے مسلسل نظر انداز ہونے کے بعد کاؤنٹر پر زور سے مار دیا۔ اس شور کی وجہ سے کیمسٹ سمیت تمام گاہک بچی کی طرف متوجہ ہوگئے۔

کیمسٹ نے بچی سے دوا کا پوچھا تو وہ بولی کہ مجھے چمتکار (معجزہ) چاہیے اور میرے پاس پورے **19** روپے ہیں۔ یہ بات سن کر کیمسٹ اور تمام گاہک ہنس پڑے لیکن ایک شخص نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ اسے چمتکار کی ضرورت کیوں پیش آگئی؟ اور اگر اسے ضرورت پڑ ہی گئی ہے تو وہ اس کی مدد کرسکتا ہے۔ بچی نے خوشی سے اپنی گلک وہیں توڑ دی اور اس شخص سے کہا کہ مجھے چمتکار اپنے بیمار بھائی کیلیے چاہیے کیونکہ میرے ممی پاپا کے پاس اس کے علاج کے پیسے نہیں ہیں اور پاپا ممی سے کہہ رہے تھے کہ اب کوئی چمتکار ہی میرے بھائی کو اس بیماری سے نجات دلا سکتا ہے۔

قصہ مختصر، وہ شخص نیوروسرجن ہوتا ہے اور بچی کے بھائی کو دماغ میں رسولی ہوتی ہے، جس کا علاج ڈاکٹر **19** روپے میں کردیتا ہے۔ جب بچے کی ماں اپنے شوہر سے پوچھتی ہے کہ یہ چمتکار کس نے کیا تو وہ کہتا ہے کہ یہ سب کمال ہماری بیٹی کا ہے۔

اس پوری کہانی کا مرکزی خیال یہ ہے کہ دنیا میں ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور ہم ہار مان لیتے ہیں۔ ہمارے اندر ایک ہارا ہوا انسان چھپا ہوتا ہے جو شکستہ دل ہوتا ہے، جو کوشش کو لاحاصل سمجھتا ہے۔ لیکن ہمارے لاشعور میں ایک بچہ بھی ہمہ وقت موجود ہوتا ہے۔ بے شک اس کی آواز اس بچی کی طرح مدھم ہوتی ہے لیکن وہ آواز ہمیں جدوجہد پر اکساتی ہے وہ آواز ہمیں زندگی کی طرف مائل کرتی ہے۔

ہمارے اندر کا یہ معصوم بچہ اتنی ذمے داریاں تو نہیں اٹھا سکتا لیکن وہ کبھی ہار نہیں مانتا اور ڈٹ کر مشکل کا سامنا کرتا ہے، جو ہمت کا دامن کبھی نہیں چھوڑتا۔ جو ہمیں بتاتا ہے کہ روشنی کی ہلکی سی کرن بھی گھٹا ٹوپ اندھیرے کو مٹا سکتی ہے۔ مایوسیوں میں اجالا اور روشنی کے دیے جلائے جاسکتے ہیں لیکن اس کیلیے ضروری ہے کہ مسلسل محنت اور لگاتار کوشش کی جائے۔ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرکے حالات سے نظریں چرا کر زندگی کو مزید کٹھن نہ کیا جائے۔

زندگی بہت خوبصورت ہے لیکن تب تک جب تک ہم اسے روز ایک نئے زاویے سے نہیں دیکھتے۔ سوچوں کی یکسانیت ہمیں ذہنی مریض بنانے کیلیے کافی ہوتی ہے۔ جن چیزوں پر انسان کا کنٹرول نہیں ہوتا ان کو ہینڈل کرنے کے بارے میں سوچنا اور خود کو سوچ سوچ کر تھکا لینا مایوسی کی دلدل میں دھنسانے کیلیے بہت ہوتا ہے۔ ہم ہر وقت اپنی ناکامیوں کا بدلہ دوسروں سے لینا چاہتے ہیں، حسد محسوس کرتے اور دوسروں کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بنتے رہتے ہیں۔ ہم اپنی مشکلات کے حل کیلیے کسی معجزے کے منتظر ہوتے ہیں، کسی نجات دہندہ کے انتظار میں ہوتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ معجزے بھی دعا اور دوا کے بعد ہی نصیب میں آتے ہیں، جیسا کہ اس چھوٹی بچی نے ہمت نہیں ہاری اور اپنے موقف پر ڈٹی رہی۔ یہ سب ہمیں سوچنا ہے کہ ناساعد حالات کے باوجود ہم امید، خوشی، محنت اور خلوص نیت سے اپنی زندگیوں میں چمتکار کیسے کرسکتے ہیں۔

ہمت اور جواں مردی کا تعلق اگر ایک طرف انسان کی اپنی شعوری کوشش سے ہوتا ہے تو دوسری طرف اس میں حوصلہ افزائی یا حوصلہ شکنی کرنے والے افراد بھی شامل ہوتے ہیں۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے ہم نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو، ہم تیاری کررہے ہوں تو کچھ لوگ ہمارا مورال بلند کرتے ہیں، ہماری صلاحیتوں پر جیسے انھیں ہم سے زیادہ بھروسہ ہوتا ہے۔ لیکن دوسری طرف چند ایسے منفی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اکثر ایسے منفی عناصر ہوتے ہیں جو ہمارے لیے جان بوجھ کر ناموافق حالات پیدا کرتے ہیں۔ جیسے کوئی بھی کہہ دے 'ارے تم اور یہ امتحان دوگے، یہ نوکری تو تمھارے بس کی بات ہی نہیں لہٰذا تم کوشش ہی ترک کردو'۔

ہم میں سے اکثر افراد کا یہی مسئلہ ہوتا ہے کہ منفی رویے ہمیں بہت متاثر کرتے ہیں اور ہم دل برداشتہ ہوکر غلط فیصلے کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کی ہی مثال لے لیجیے۔ اگر بالفرض وہاں کوئی تعمیری کام بھی ہورہا ہوتا ہے تب بھی لاکھوں منفی، گھٹیا اور غیر اخلاقی کمنٹس کررہے ہوتے ہیں، بہت سے لوگ جب یہ کمنٹس پڑھتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ اداس ہوکر وہ اچھا کام ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

کیا یہی زندگی ہے کہ ہم لوگوں کی منفی باتوں اور رویوں کو فوری قبول کرلیں اور دل برداشتہ ہوکر رونے لگیں یا ہمیں اپنی زندگیوں میں روشنی بکھیرنے والے افراد کی پذیرائی کرنا چاہیے جو دل سے چاہتے ہیں کہ ہم اپنی منزل پر پہنچیں۔ اس کیلیے وہ ہر ممکن ہماری مدد کرتے اور ساتھ دیتے ہیں۔ کیا ہم افسردہ ہوکر اپنے ساتھ ساتھ ان مخلص لوگوں کا دل نہیں دکھاتے؟

دنیا میں برائی پھیلانے والے بہت ہیں لیکن گندگی صاف کرنے والے بہت کم. اندھیرا بانٹنے والے لوگ بہت ہیں لیکن روشنی عطا کرنے والے بہت کم. مایوسیوں میں گھیرنے والے شیاطین کی کمی نہیں لیکن محبت اور خلوص سے وابستہ فرشتہ صفت انسان بھی ابھی صفحہ ہستی سے ختم نہیں ہوئے. تو پھر ہم ان کا ساتہ کیوں نہیں دیتے؟ ہم کیوں ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی آنکھیں بھگو لیتے ہیں جبکہ ہمیں انھی آنسوؤں کو اپنی طاقت بنا لینا چاہیے. فیصلہ آپ پر ہے.

تحریر۔۔۔۔راضیہ سید

وطن سرینگر

خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویشناک

وادی کشمیر میں خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویش ناک رُخ اختیار کرتا جا رہا ہے اور صورتحال انتہائی سنگین بنی ہوئی ہے جبکہ آئے روز اس طرح کی خبریں موصول منظر عام آتی رہتی ہے۔گزشتہ دو برسوں کے دوران وادی کشمیر میں خودکشی کے واقعات میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

ایک تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک لاکھ بادی میں **5** فیصد لوگ خودکشی کرنے کوشش کرتے ہیں جبکہ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو نے یہ سنسنی خیز انکشاف کیا تھا کہ وادی کشمیر میں ہر روز ایک شخص خودکشی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ماہرین نفسیات کا ماننا ہے کہ گزشتہ دو دہائیوں کے نامساعد حالات کے دوران وادی کشمیر میں خودکشیوں کا رجحان کافی بڑھ چکا ہے اور اس حوالے سے صحیح اعداد وشمار سماجی ڈر کی وجہ سے منظر عام پر نہیں پارہے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ وادی کشمیر میں خودکشی کی بنیادی وجہ گھریلو فسادات، زندگی میں ناکامی اور رشتوں میں کڑواہٹ یا کھٹاس ہے۔دوسری ریاستوں کی طرح جموں کشمیر میں بھی خودکشی کا رجحان بڑھتا ہی جا رہا ہے اور معصوم افراد اپنی قیمتی جانوں کو ضائع کر رہے ہیں، جو ذی حس طبقہ کیلئے ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔وادی میں جہاں نامسائد حالات کے دوران تشدد میز واقعات نے شہریوں کی جان لی وہی خودکشی کے واقعات میں بھی ہوش ربا اضافہ ہوا۔ وادی کے شمال وجنوب میں گزشتہ برس سینکڑوں ایسے واقعات منظر عام پر جب لوگوں نے ازخود موت کو گلے لگانے کی کوشش کی جن میں زیادہ تر تعداد خواتین کی تھی۔ادھر ماہرین نفسایات کا ماننا ہے کہ ناقص معاشی حالات اور پر تناؤ زندگی خوکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی اصل محرکات ہیں۔اس سلسلے میں معروف ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ بڑھتے ہوئے خودکشی کے واقعات کی اصل ذمہ دار وہ حالات ہیں جن سے ایک انسان مقابلہ کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگرچہ جان سب کو عزیز ہوتی ہیں اور کوئی بھی شخص اس کو ختم نہیں کرنا چاہتا ہیں تاہم کچھ اوقات میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان کو لگتا ہیں کہ وہ ان حالات کے سامنے بے بس ہیں۔ ذہنی تناؤ اور پراشوب ماحول خودکشی کی ایک اور وجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں مقابلوں کے پیچھے اندھی ڈوڑ اور سماج سے دوری بھی اس کی ایک وجہ ہیں۔ ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ خواتین میں سب سے زیادہ خودکشی کے رجحانات اس لئے سامنے تے ہیں کیونکہ صنف نازک زیادہ جذباتی ہوتی ہیں اور ماحول وحالات کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے کمزور ہوتی ہیں۔ادھر سیول سوسائٹی کا نظریہ ہے کہ اخلاقی گراوٹ اور دیکھا دیکھی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہوتا ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ بے راہ راوی اور بچوں پر والدین کے کنٹرول میں کمی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ **30** برسوں سے ریاست خاص طور پر وادی میں جو مادہ پرستی کا رجحان بڑا ہیں وہ بھی ایک بڑی وجہ ہیں کہ لوگ موت کو گلے لگا رہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ دور جدید کی چکا چوند زندگی کی وجہ سے دیکھا دیکھی شروع ہوئی ہیں جبکہ مغربیت کے رجحان کی وجہ سے سماج کا مزاج بھی مندول ہوا ہے اور خودکشی کے واقعات جو سامنے رہے ہیں اس کے اصل محرکات بھی ہیں۔ماہرین کا ماننا ہے کہ سماجی ناانصافی، سیاسی کورپشن، بدعنوانی اور مقابلوں کی دوڑ کی وجہ سے لوگ ذہنی تناو کے شکار ہو رہے ہیں اور اسکا نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہیں۔ایک ائمہ کا کہنا ہے کہ بے شمار زر کثیر بھی وادی میں گیا جس کی وجہ سے دولت کے انبار کھڑے ہوئے اور بے راہ راوی اور دیکھا دیکھی نے جنم لیا جبکہ مغربیت کی ہوا کھڑی ہوئی ہیں اور وہ جدیدت کے شکار ہو رہی ہیں۔سماج میں اگرچہ اب جبکہ خودکشیاں ناسور کی شکل اختیار کر چکی ہے تو اس دو میں والدین پر فرضی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اخلاقیات کی تعلیم دیں جبکہ کاص طور پر علمائے کرام اور مذہبی لیڈران بھی بری الاذمہ نہیں ہے کیونکہ اس ناسور کو ختم کرنے کیلئے وہ اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔علمائے دین کا ماننا ہے کہ دین سے دوری اور اخلاقی اقدار میں تنزل کی وجہ سے خودکشیوں کے گراف میں اضافہ ہو اہے۔ان کا کہنا ہے کہ اہل خانہ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں اور دیگر اہل وعیال کو مایسی کا شکار نہ ہونے دے۔

انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے

عظیم امریکی دانشور نوم چومسکی ایک دلچسپ مکالمے میں کہتے ہیں: ''ہر وہ شخص جو کورونا کی وبا سے پہلے والی فطری صورت حال واپس آنے کا خواب دیکھتا ہے، وہ غلطی پر ہے کیونکہ وہ صورت حال کسی بھی طرح فطری نہیں تھی''۔اس وبائی بیماری نے اس ''فطری'' صورت حال کا پول کھول کر رکھ دیا ہے، جس کے بارے میں کچھ لوگ خواب دیکھ رہے ہیں کہ جیسے ہی کامیاب ویکسین اپنے جسم میں داخل کرلیں گے، ہم زندگی کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے جیسا کہ کچھ دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس وبائی بیماری کے خاتمے کے ساتھ ہی ہم یکا یک ایسی دنیا میں چلے جائیں گے جس کا کورونا سے پہلے والی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوگا البتہ یہ یقینی ہے کہ بحران کی خطرناکی ہم سب کو ان تمام اصولوں پر از سر نو بالکل جڑ سے جائزہ لینے پر مجبور کرے گی جن پر موجودہ دنیا کو بنایا گیا ہے، اور یہ چیز دیر یا سویر، ہمارے طرز زندگی اور طرز فکر میں بنیادی تبدیلی ضرور لائے گی، اس کی ابتدا ہو چکی ہے اگرچہ بہتوں کو اس کا ادراک نہیں ہو پا رہا ہے۔یہ وبائی بیماری اس زلزلے کی مانند ہے، جو انجینئروں کو مجبور کر دیتا ہے کہ وہ قدیم منہدم عمارتوں کے نقائص کو سمجھنے کے بعد ایسی عمارتیں تخلیق کریں جو مستقبل میں زلزلوں کے سامنے ٹھہر سکیں۔ بالکل اسی طرح اب ہم بحیثیت افراد، اقوام اور ملکوں کے دوبارہ سوچنے پر مجبور ہوں گے، تاکہ ہم نے جو فکری اور مادی نظام اور پالیسیاں تعمیر کر رکھی ہیں ان کے تمام کمزور پہلوؤں کی نشان دہی ہو، اور اس ہولناک تجربے نے ہمیں جو سکھایا ہے اسے بہتر تعمیر میں کام لائیں۔

کورونا کے زلزلے نے جس سسٹم کو سب سے زیادہ ہلا کر رکھ دیا ہے، وہ نظام صحت ہے۔اس وبائی بیماری کا مقابلہ کرنے میں غریب ممالک کے نظام صحت کا ناکام ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، لیکن امریکا، برطانیہ اور اٹلی جیسے بڑے مغربی ممالک کی ایسی سانحاتی تصویر سامنے آنا جس میں یہ ممالک چینی فوجی طیاروں سے طبی امداد منتقل کرتے نظر آتے ہیں۔تو اس کا مطلب ہے کہ ان تمام ملکوں کو اپنے صحت کے سسٹم کو نئے سرے سے قائم کرنے کیلئے تیخ سے بھی زیادہ سخت جائزوں کی ضرورت ہے۔درحقیقت مجھے امریکی نظام صحت کے زمیں بوس ہو جانے پر تعجب نہیں ہوا، جس کی اصلاح کی باراک اوباما نے کوشش کی تھی، لیکن پھر ٹرمپ نے آکر اس آدمی کی تمام اصلاحات پر پانی پھیر دیا۔مجھے برطانوی نظام کے گھٹنے ٹیکنے پر بھی حیرت نہیں ہوئی جو آج اخلاقی اصولوں سے عاری لبرل ازم کی قیمت نہ صرف خود بلکہ یہاں کے بے گناہ مریضوں سے بھی ادا کروا رہا ہے۔

یاد پڑتا ہے کہ **80** کی دہائی کے آغاز میں تیونس کے شہر سوسہ میں فیکلٹی آف میڈیسن میں طب وقائی کے پروفیسر کا لیکچر سننے کا موقع ملا جنہوں نے پانچویں سال کے طلبا کے سامنے دنیا میں رائج صحت کے نظاموں اور ان کا تقابلی جائزہ پیش کرتا تھا، جس میں نمونے کی حیثیت سے سوویت یونین بطور کمیونسٹ ملک، امریکا بطور سرمایہ دار ملک تھے، سویڈن اور برطانیہ بطور ان ممالک کے تھے جنہوں نے سوشلزم اور کیپٹلزم کے بہتر افکار کو اخذ کیا۔صحت عامہ پر خرچ اور نتائج کے حوالے سے صحت کا بدترین نظام امریکی نظام کو قرار دیا کہ اس کی لاگت بہت زیادہ ہے اور بیماری سے لڑنے اور شرح اموات میں کمی لانے کے لحاظ سے اس کا حاصل بہت کم، خواہ اس کا تعلق نوزائیدہ بچوں سے ہو یا بوڑھوں سے۔یہ سب اس لیے کہ امریکا کا نظام صحت مریضوں کے مفاد کی خاطر نہیں بنایا گیا بلکہ ایک انتہا پسند لبرل ازم کے مفاد کی خاطر بنایا گیا ہے جس کے نزدیک صحت خرید وفروخت کے ہر سامان کی طرح ایک سامان ہے اور اسپتالوں یا انشورنس کمپنیوں کی کسی بھی چیز سے زیادہ فکر صرف نفع کا حصول ہے۔

دستیاب سائنسی اعداد وشمار کی بنیاد پر یہ بتایا کہ صحت کا سب سے بہترین نظام برطانوی نظام ہے کیوں کہ وہ انصاف، منصوبہ بندی اور مریضوں کی آزادی پر مشتمل ہے اور اس لیے بھی کہ ریاستی ٹیکس کے ذریعے اس کی مالی اعانت ہوتی ہے۔یہ مارگریٹ تھیچر کے اقتدار میں آنے سے پہلے کی بات ہے، جب **80** کی دہائی کے آخر میں اس نے آکر برطانوی صحت کے نظام کی چیر پھاڑ نہیں کی تھی۔اس کے یہاں ''کی ورڈ'' نج کاری تھا، اور اس کا ماننا تھا کہ اسپتال ایک اقتصادی ادارہ ہے جو مریضوں پر اس نفع میں سے ہی خرچ کرے گا جو اسے خود مریضوں سے حاصل ہوگا۔

یہ تو طے ہے کہ لبرل ازم جواب تک دنیا کے سرکردہ معاشی ماہرین جیسے تھامس پیکیٹی کی بمباری کے نیچے رہا، اس بحران سے اور زیادہ لاغر ہو کر نکلے گا، صرف اس نظام صحت کی کارکردگی کی وجہ سے نہیں جس کا وہ ذمہ دار ہے، بلکہ اس عالمی اقتصادی مشین کے اتنی جلدی بیٹھ جانے کی وجہ سے، جسے اس نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا، خاص طور سے **80** کی دہائی کے آخر میں صدر ریگن اور برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر کے درمیان معاہدوں کے بعد۔جیسے ہی وبائی بیماری ہم پر حملہ آور ہوئی، پیداوار دھڑام سے نیچے آگری، کیونکہ دنیا کے کونے کونے میں قائم فیکٹریوں کے درمیان مواصلاتی نظام ٹھپ پڑ گیا، جنہیں سستے مزدوروں کے پیش نظر یہاں وہاں بانٹ دیا گیا تھا۔اس کے نتیجے میں اچانک بے روزگاری کی سونامی نے ہلہ بول دیا اور اس کے بعد زیادہ کمزور ملکوں میں بھوک وافلاس کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔یہ سخت حالات لبرلزم کے پرستاروں کا انتظار کر رہے ہیں۔

اقوام اور اشرافیہ نے فطرت کو تباہ وبرباد کرتے ہوئے اپنے عیبوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر کر لیا تھا کیونکہ انہوں نے یہ مان لیا تھا کہ بہت سے مواقع کی طرح یہ بھی دولت بڑھانے کا میدان ہے لیکن وہ اپنی ذمہ داری سے معاف نہیں کیے جائیں گے، موجودہ اقتصادی بحران میں اور کورونا کے خاتمے کے بعد اس بحران کے نتیجے میں جو اور بحران آئیں گے، ان پر عالمی کمپنیوں کے دباؤ کے باوجود اقوام عالم اور بہت سے ممالک خاموش نہیں رہیں گے۔اس وبائی بیماری نے اس تصور کی مضحکہ خیزی اس طرح نمایاں کر دی ہے کہ اس پر کسی کارٹون کا گمان ہوتا ہے۔یہ وائرس ہمیں یہ دل پذیر سبق دیتا ہے کہ انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے۔ بھلا آج آزاد قومی فیصلے جیسے تصور کا کیا مطلب رہ جاتا ہے، جب کہ تم ایسی دنیا میں رہ رہے ہو جو باہم مربوط اور گتھم گتھا ہے۔جس میں ہر وطن ایک مشترک نسیج کے خلیے کی طرح ہے، اس کی زندگی سے ہر خلیے کی زندگی ہے، اس کی بیماری اسے بیمار کرتی ہے اور اس کی موت اس کی موت بن جاتی ہے۔

آج ایسی دنیاوی سرحدوں کا کیا مطلب رہ گیا جس میں چمگادڑوں کا گوشت کھانے کی چینیوں کی حرص کے نتیجے میں ہزاروں اطالوی، ہسپانوی اور فرانسیسی موت کا شکار ہوتے ہیں، لبنانی بھوک کی خاطر مظاہرہ کرتے ہیں، تیونس میں سوجی اور آٹے سے لدے ہوئے ٹرکوں پر ڈاکہ زنی کے واقعات بڑھ جاتے ہیں، برطانوی وزیر اعظم آئی سی یو میں ایڈمٹ ہوتے ہیں اور دنیا کی نمبر ون فوجی قوت کا سربراہ تمام لوگوں کیلئے مذاق بن جاتا ہے جب وہ اس بیماری کے علاج کیلئے عبقری تجاویز پیش کرتا ہے۔

جمہوریت کے بارے میں کیا کہیں؟ وبائی مرض سے پہلے ہی یہ تکلیف کی حالت سے دوچار تھی، اوپر پاپولزم کی ہتھوڑی اور نیچے کرپشن کا سندان۔اس صورت حال نے صحافت، پارٹیاں اور انتخابات جیسے اس کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا۔اب اس وبائی بیماری کے بعد وہ اتنی لاغر ہو چکی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔نئے اور پرانے ڈکٹیٹر موقع سے فائدہ اٹھانے میں لگے ہیں، اور مغربی جمہوریت کی ناقص کارکردگی کا چینی نظام کی کارکردگی کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے، اسے مستقبل کے بہترین سیاسی نظام کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

اس وقت انہیں یہ یاد دلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ جنوبی کوریا نے وبا سے مقابلہ میں سب سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ان کی نگاہیں چین اور اس کے نظام پر ٹکی رہیں گی، جس میں شاید عرب اپنے سب سے قدیم، سب سے گہرے اور سب سے خطرناک واہمی یعنی ''آمرانہ عادلانہ نظام'' کی کامیابی دیکھ رہے ہیں۔اب انسانی حقوق کو لیں۔اس وقت انفرادی اور اجتماعی آزادیوں کو بڑھتے ہوئے خطرے سے پیدا ہونے والا بڑا اشکال یہاں پایا جاتا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی نے نگرانی اور تعاقب کی سہولتیں بہت بڑھا دی ہیں اور اس وبائی مرض نے اب تک کے سب سے بڑے پیمانے پر اس کا تجربہ کرنے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔اس وبا نے ہمارے سامنے حقوق کے علم برداروں کی حیثیت سے ایسے چیلنج کھڑے کر دیے ہیں جو اس سے پہلے کبھی درپیش نہیں آئے تھے۔

آج ہم جانتے ہیں کہ کورونا وائرس سے ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر کہنہ بیماریوں میں مبتلا عمر رسیدہ افراد ہیں۔کیا ہم نسبتاً اس چھوٹے طبقے کی زندگیوں کی چند سال مزید حفاظت کی خاطر جو اپنی طبعی عمر پوری کرنے والے ہی ہیں، معاشی پہیے کو روک کر اور لاک ڈاؤن کی قید عائد کر کے کروڑہا کروڑ لوگوں کے کھانے پینے اور کام کرنے کے حق کو داؤ پر لگا دیں؟ یہ سوال حقوق کو درپیش ایک بڑے چیلنج کی ترجمانی کرتا ہے۔

حقوق انسانی کے علم بردار کی حیثیت سے ہمارا ردعمل ان بڑے مال داروں کے سلسلہ میں کیا ہونا چاہیے جن کے بیچ بحر اوقیانوس یا بحر الکاہل میں چھوٹے چھوٹے جزیرے خریدنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ جہاں وہ اپنے خاندان اور محافظوں کے ساتھ محفوظ رہیں، جب تک کہ اس وبا کا خاتمہ نہ ہو جائے۔انہیں اس بات کی پروا بالکل نہیں ہے کہ انسانوں کا بڑا حصہ یا تمام انسان موت کا نوالہ بن جائیں گے۔کیا ملکیت کا حق جیسا کہ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے سترہویں باب میں درج ہے، غیر مشروط اور لامحدود ہے؟ کسی بھی حوالے سے اس کو چھیڑا نہیں جا سکتا ہے؟ کیا اس کی حیثیت بھی اس اعلامیہ کے پانچویں باب جیسی ہے جس میں جسمانی تشدد اور بے حرمتی کی سخت ممانعت ہے؟ یا یہ اضافی حق ہے جس کی متعین حدیں ہیں؟

کیا ریاست کا یہ فرض نہیں ہے کہ ایسے حالات میں حد سے زیادہ دولت پر قابض اشخاص کے اس حق کو معطل کر دیا جائے، اس دولت کی حد تک جو انہوں نے ذخیرہ کر رکھی ہے اور ان کی ضروریات سے بہت زائد ہے۔تاکہ اس کے ذریعہ کروڑوں بھوکے افراد کو بھکمری سے بچایا جائے۔اس لیے کہ ان کا تعلق بھی انسانی قبیلے سے ہے اور انہیں اس صورت میں بھی جینے کا حق ہے اگر وبا کی مدت دراز ہو؟ وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ خود اس عالمی اعلامیہ کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، صرف اس باب کی حد تک نہیں بلکہ دوسرے ابواب کی سطح پر بھی، تنقیح اور اضافے کے پہلو سے ازسر نو جائزے کی ضرورت ہے۔معاملہ یہ نہیں ہے کہ ہم ان تمام نظریات کا انکار کر دیں جن کی ہم اب تک پرستش کرتے رہے، یا ہم ان سرابوں کے پیچھے اب تک دوڑتے رہنے پر جن کی ہماری اقوام نے بھاری قیمت ادا کی ہے سینہ کوبی کریں۔

صحیح بات یہ ہے کہ ہم ہمیشہ عصر حاضر کے حقائق، اس کے تصورات، اس کی زبان اور اس کی صورتوں کو بنیاد بنا کر غور وفکر کرتے ہیں اور معاشرے کی ترقی اور مشکلات کے ہر مرحلے میں ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ حل پانے کی کوشش کی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہو گئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی، اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا، اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکاررفتہ ثابت کر دیا ہے، اور ان کے متبادل کی تلاش لازم ہو گئی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہو گئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی، اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا، اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکاررفتہ ثابت کر دیا ہے، اور ان کے متبادل کی تلاش لازم ہو گئی ہے۔

بس آج ہمیں یہی کرنے کی ضرورت ہے۔اس وبائی مرض نے ان تمام پرانی دراڑوں کو عیاں کر دیا ہے جو ہمارے معاشروں میں جہاں تہاں مقدس ترین فکری مقدسات میں پائی جاتی تھیں۔وہ وطنیت ہو، (یا قومیت ہو جو وطنیت کی وسیع تر شکل ہے) ترقی پسندی ہو، جمہوریت ہو، لبرلزم ہو، انسانی حقوق ہوں یا سیاسی اسلام ہو۔اس طرح کا جائزہ مہنگا اور کرب انگیز ہوگا، کیونکہ اس کی مزاحمت ان معبدوں کے پہرے داروں کی طرف سے ضرور ہوگی، جن کے عین قلب میں کورونا کی مار پڑی ہے۔

میں نے اپنے عہد جوانی میں ایک تنقیدی آرٹیکل لکھا تھا۔لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کا لہجہ بہت سخت ہے، اس کا عنوان تھا ''روح کی دہائی''۔اس میں ایسے لوگوں کی ذہنیت کا بیان ہے، جن کے بارے میں گلیلیو نے کہا ہے ''یہ لوگ ارسطو کی کتاب میں پڑھی ہوئی غلطیوں کو جھٹلانا گوارا نہیں کرتے، چاہے ان حقائق کو جھٹلانا پڑ جائے جنہیں وہ اپنی سر کی آنکھوں سے آسمان میں دیکھتے ہیں''۔بعد ازیں میں نے عقیدے رکھنے والوں کے موقف کو اپنے تجربات سے سمجھا، یا سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کیونکہ وہ درحقیقت ایک ناگزیر فرض انجام دیتے ہیں۔

دراصل معاشروں کو سب سے زیادہ خوف خلفشار سے ہوتا ہے۔اس کی سب سے اہم طلب استحکام واستقرار ہوتی ہے اور اسی لیے اسے روایت پسندوں کے بریک کی ضرورت رہتی ہے لیکن جو چیز معاشرے کو سب سے زیادہ کمزور کرتی ہے وہ جمود ہے، اور معاشرے کی اہم طلب ارتقا ہے۔ لہٰذا اسے ہمیشہ اصلاح پسندوں اور انقلابیوں کی ضرورت رہتی ہے۔انجام کار نہ تو روایت پسندوں کو اصلاح پسندوں اور انقلابیوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے، اور نہ ہی اصلاح پسند حضرات روایت پسندوں سے چھٹکارا پا سکتے ہیں، جب کہ اجتماعی ذہن کو دونوں کی ضرورت ہے تاکہ ٹھہراؤ اور حرکت کے درمیان توازن برقرار رہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ بحث کرنے میں وقت اور صلاحیت کو ضائع نہ کیا جائے جو شعوری یا غیر شعوری طور پر پرانے افکار اور رواجوں کی حفاظت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔زمانہ خود ان کیلئے کافی ہے کیوں کہ ان میں بہترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بالآخر درمیانی حل تلاش کریں گے، اور ان میں بدترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ ایسی عمارت کے اندر پڑے سڑتے رہیں گے جس کی دیواریں دن بدن کھوکھلی ہوتی جائیں گی، یہاں تک کہ انہی کی ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گر پڑیں گی۔

اس کی مثال کیلئے ہم پچاس کی دہائی کی قوم پرستی کو لیتے ہیں۔یہ عربی قوم پرستی کی ایسے تصور کی حفاظت کرتی رہی جس کا زمانہ بیت گیا۔اس کے باوجود آج تک وہ ایسے آمروں کا دفاع کر رہی ہے جو اس مصیبت زدہ امت کے ساتھ بھیانک جرائم کا ارتکاب کرتے رہے۔ایسے جرائم جن کے ارتکاب کی جرآت نہ استعمار کر سکتا ہے اور نہ ہی صہیونیت۔اب بس یہ باقی رہ جاتا ہے کہ اس نازک ترین صورتحال میں اجتماعی عقل کا حرکیاتی حصہ اپنی ذمہ داری انجام دے۔ضروری ہے کہ ہم اپنے لیے سرعت کیساتھ قدروں پر مبنی ایسے فکری نظام کی تشکیل کرلیں جسے قطب نما کی حیثیت حاصل ہو۔ساتھ ہی ایسے فعال سیاسی وسائل پیدا کریں، جو افکار اور قدروں کو ایکشن میں تبدیل کر دیں اور اس طرح افراد، اقوام اور انسانی نسل کو بچانے کا کام کریں۔ابھی تک نہ تو ایسا کوئی نظام پایا جاتا ہے اور نہ ہی اس کے نقوش کی ابتدائی صورت ہی نظر آتی ہے۔آج کون کہہ سکتا ہے کہ لبرل ازم، قومیت، جمہوریت، سیاسی اسلام، ترقی پسندی اور انسانی حقوق کے مابعد کیلئے اس کے پاس کوئی واضح تصور ہے؟ بس ایک ثابت شدہ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں باکس کے باہر سوچنا ہوگا۔اپنی جہالت کے ساتھ، مسائل کی خوفناک پیچیدگی کے ساتھ اور اجتماعی عقل کے روایت پسند حصے کے ساتھ سخت کشمکش کرتے ہوئے۔راستہ ایک ہی ہے اور وہ ہے ''فکری نفیر'' کا اعلان، اور اس تصور کو نکھارنے کیلئے اپنی تمام توانائیوں کو اکٹھا کرنا ہوگا۔

دیکھیں سائنسی محققین نے اس بحران کا کیسے سامنا کیا ہے۔چینیوں نے وائرس کے جینیاتی ترکیب سے متعلق اپنی دریافتوں کو چھپا کر نہیں رکھا بلکہ اسے دنیا بھر کے اہل تحقیق کے سامنے رکھنے میں جلدی کی اور یہی ان کے دوسرے ملکوں کے ساتھیوں نے کیا۔اسی طرح آج ایک اور تجربہ اسی وقت جاری ہے، یہ ایک امریکی یونیورسٹی کی پہل ہے، جو دنیا کے زیادہ سے زیادہ کمپیوٹروں کو ایک نیٹ ورک میں جمع کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تاکہ اسے ایسی زبردست کمپیوٹیشنل پاور حاصل ہو جائے، جو اس پروٹین تک جلد از جلد رسائی کی کوششوں میں مددگار ہو جو وائرس کو خلیوں کی سطح پر اترنے اور پھر داخل ہونے سے روک سکے۔اس میں شامل ہونے کیلئے اس کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ خود بھی محقق ہوں یا پروٹین کے ماہر ہوں، آپ کو صرف اپنے فارغ وقت میں اپنا کمپیوٹر ادھار دینے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے امکانات کو باقی کمپیوٹروں کے امکانات میں شامل کیا جا سکے۔ جہاں تک سائنسی عمل کی بات ہے تو وہ سائنسی ماہرین کے کرنے کا کام ہے۔یہ دو مثالیں ہیں جو نئے راستے کا پتا دیتی ہیں۔

ہمیں اپنے تجربات اور آگاہیوں کو ایک ساتھ ایک ہی ٹوکری میں ڈالنے کی ضرورت ہے، اپنی عقلوں کو آپس میں جوڑنا ہے۔اس نئے فکری نظام کی تشکیل کی یہ دو بنیادی شرطیں ہیں جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے، جس سے شاید ہم اپنی حفاظت کر سکیں۔یا شاید ہم زبردست اجتماعی عالمی عقل میں، جسے ہم اپنی نگاہوں کے سامنے تشکیل پذیر ہوتے دیکھتے ہیں، اور اس میں ہماری کچھ حصہ داری نہیں ہوتی ہے اور یہ ابن خلدون کے زمانے سے ہے، پھر سے نئے افکار داخل کرنے لگیں۔

Government of Jammu and Kashmir
OFFICE OF THE CHILID DEVELOPEMENT PROJECT OFFICER POS HAN PROJECT TRAL

Subject-:Tentative Selection List of Anganwadi Helpers (Sahayika's(advertised vide no: CDPO/POS1-IANaRA1IAdv/2025/716-33 dated:29-12-2025 followed by the extension date through corrigendum vide no: CDPO/POSHAN/Recruit/T/2026/829-43 dated: 13,01,2026 and inviting of objections/appeals thereof

PUBLIC NOTICE

In pursuance of Government Order No. 103-JK (SWD(of 2023 dated 28,04,2023 issued by the Government of Jammu and Kashmir, and approvals accorded by the Mission Director Poshan J&K vide communication No. MD/Poshan/47234-41 dated-:24-12-2025 an Advertisement Notice was issued under notification No. CDPO/Poshan/Tral/Adv/2025/716-33 dated 29.12.2025 followed by the extension date through corrigendum vide no: CDPO/POSHAN/Recruit/T/2026/829-43 dated: 13,01,2026 for the engagement of (13 (Sahayikas (Anganwadi Helpers(for 13 Anganwadi Centres (AWCs(of Poshan Project Tral. In response to the said advertisement, Thirty (30(applications were received within the stipulated cut-off date against the notified vacancies. The merit of all eligible applicants has been determined strictly in accordance with the criteria prescribed under Government Order No. 103-JK(SWD(of 2023 dated 28,04,2023 .On the basis of the merit thus derived, the Tentative Selection List of 12) Twelve(Sahayikas (Anganwadi Helpers(has been prepared by the duly constituted Selection Committee. The Tentative Selection List (Annexure "A ("is hereby published for the information of the general public and to the concerned candidates.

Submission of Objections: Candidates, if aggrieved, may submit objections/appeals, if any, in writing to the office of the Child Development officer Tral against proper receipt within (10(days from the date of publication of this notice, during office hours No
objection or appeal shall be entertained after the expiry of the stipulate period

Sd-/Child Development Project officer
Poshan Project Tral

Tentatively Selection List of candidates applied for the engagement of Anganwadi Helpers(Sahayikas(Advertised Vide No:CDPO/Poshan/Tral/Adv/2025/716-33 Dated: 29.12.2025

S. No	Name of Applicant	Parentage/Spouse Name	Date of Birth	Residence	Qualification	Panchayat Halqa	Ward No	AWC Applied	Percentage in 10th/8th	Remarks
1	Gousia Akhter	Wlo:Arsheed Ahmad Bhat	15-03-1994	Pastuna	10th	Pastuna	4	Pastuna D	46%	Tentatively Selected
2	Rubeena Akhter	W/o:Mohd Iqbal Gojer	12-03-2007	Prongam	8th	Zowistan	1	Prongam	45,16%	Tentatively Selected
3	Mir Falco Bashir	D/o:Bashir Ahmad Mir	10-03-2005	Amlar	10th	Amlar	3	Amlar	70,6%	Tentatively Selected
4	Shazia Bashir	W/o:Sajad Ahmad Malik	09-08-1988	Midoora Khangund	10th	Midoora B	11	Midoora Khangund	62,6%	Tentatively Selected
5	Shahida Rashid	W / o :-Waseem Ahmad Rather	10-03-1997	Amlar Nowpora	10th	Amlar	8	Nowpora A	55,33%	Tentatively Selected
6	Rumee Jan	W/o:Shakir Hussain Ganie	12-07-1993	Gulabagh	10th	Nowdal	5	Gulabagh A	45.	Tentatively Selected
7	Seema Bhat	W/o:Ghulam Jeetani Bhat	29-01-1990	Noorpora	10th	Noorpora A	1	Noorpora B	48,4%	Tentatively Selected
8	Asiya Rashid	W/o:Jamshid Yousuf	03-02-1993	Noorpora	8th	Noorpora B	3	Noorpora A	50%	Tentatively Selected
9	Mymoona Akhter	W/o:Mushtaq Ahmad Bhat	04-04-1989	Aripal	10th	Aripal	1	Aripal C	41%	Tentatively Selected
10	Baljeet Kolr	W/o:Balbeer Singh	24-04-1999	Chattrogam	10th	Chattrogam	2	Chattrogam A	83.2%	Tentatively Selected
11	Mandeep Kour	W/o: Rabinder Singh	13-01-2002	Chattrogam	10th	Chattrogam	5	Chattrogam B	63.6%	Tentatively Selected
12	Davinder Kour	W/o:Amardeeep Singh	05-02-1989	Saimoo	10th	Saimoo	6	Saimoo B	51.6%	Tentatively Selected

DIPK No: 10690/25

(Government of Jammu and Kashmir)
OFFICE OF THE CHIEF EXECUTIVE OFFICER MUNICIPAL COUNCIL KUPWARA

NOTIFICATION

It is hereby notified for the information of all concerned officers/officials, sanitary staff, and field functionaries of Municipal Council Kupwara that manual entry into hazardous confined spaces such as septic tanks, sewer lines, manholes, drains, or similar locations is strictly prohibited.
All concerned are directed to ensure the following:
No sanitation worker or employee shall be allowed to enter any septic tank, sewer, manhole, or other hazardous confined space manually under any circumstances.
Cleaning, desilting, and maintenance works must be carried out strictly through mechanical means and appropriate machinery.
In unavoidable and emergency situations, entry shall only be permitted after: Written authorization from the competent authority
Ensuring full safety protocol and supervision
Providing proper safety gear/PPE (oxygen masks, harness, gloves, boots, helmets, etc(. Making necessary emergency arrangements
Any officer/official found violating these instructions shall be held personally responsible and strict action shall be taken as per rules.
All sanitary supervisors and in-charges are directed to disseminate these instructions among field staff and ensure strict compliance in letter and spirit.
)Safai Mitra Safety, Sanitation Rules & Faecal Sludge Management**(
In pursuance of the Prohibition of Employment as Manual Scavengers and their Rehabilitation Act, 2013 ,SWM Rules 2016 ,and FSSM Guidelines, the Municipal Council Kupwara hereby issues the following mandatory directions for strict compliance within its jurisdiction:
No: MC/Kup/SBM/2025-26/Dated: 0/02/2026

Ban on Single Use Plastic & Thin Plastic Carry Bags
PUBLIC NOTICE

In accordance with the Plastic Waste Management Rules, 2022) as amended ,(Solid Waste Management Rules, 2016 and advisories issued under Swachh Bharat Mission—Urban, the Municipal Council Kupwara hereby notifies that the use, sale, storage, manufacture, transport and distribution of Single Use Plastic (SUP ,(Styrofoam, thermocol and non-biodegradable plastic carry bags below prescribed thickness is strictly prohibited within municipal limits. Enforcement shall be undertaken through inspections and challan mechanism. Violators shall be penalized as per notified rates.

Violation	Fine	Remarks
Plastic carry bags <120 microns	Rs. 1000	Per instance
Plastic carry bags <75 microns	Rs. 500	Per instance
Single Use Plastic items	Rs. 500	Per instance

No: MC/Kup/SBM/2025-26/2551 Dated: 07/02/2026

Chief Executive Officer
Municipal Council Kupwara

NB No: 3205/25

Government of Jammu and Kashmir
Department of Urban Local Bodies Kashmir
OFFICE OF THE EXECUTIVE OFFICER MUNICIPAL COMMITTEE URI

PUBLIC NOTICE
Construction & Demolition Waste Management

The Municipal Committee Uri hereby notifies charges and arrangements for Collection, Transportation and Disposal of Construction& Demolition (C&D) Waste.
C&D Waste Charges & Facilities

Particular	Details
User charge (per MT/trip)	2500=/
Designated collection points	Near Sumo Stand Uri
Helpline number	1442

Illegal dumping of C&D waste shall invite strict penal action
No:-MC/URI/2025-26/1153-55 Dated:-06/02/2026

Executive Officer
Municipal Committee Uri

Government of Jammu and Kashmir
Department of Urban Local Bodies Kashmir
OFFICE OF THE EXECUTIVE OFFICER MUNICIPAL COMMITTEE URI

PUBLIC NOTICE
Safai Mitra Safety & Fecal Sludge Management

In compliance with national advisories under Swachh Bharat Mission—Urban:
- Manual hazardous sewer/septic tank entry without safety gear is strictly prohibited.
- Dumping of untreated fecal sludge in drains or open areas is a punishable offence.
- Citizens may report violations on Helpline 14420 .Desludging Charges & Penalties

Particular	Amount
Desludging user charge (per trip(	2000=/
/Penalty for illegal dumping	2500-/

No:-MC/URI/ 2025-26/1156-58 Dated -:06/02/2026

Executive Officer
Municipal Committee Uri

NB No: 3208/25

باقیات

101

شدید طور پر زخمی ہوگئے۔انہوں نے کہا کہ دونوں نوجوانوں کی شناخت فیضان احمد شیخ (25) اور محمد عمر (24) کے طور پر ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ دونوں کو شدید زخمی حالت میں جے وی سی اسپتال بمنہ سرینگر منتقل کیا گیا جہاں 25 سالہ نوجوان فیضان احمد شیخ زخموں کی تاب نہ لاتے دم توڑ بیٹھے جبکہ عمر کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے اور وہ زیر علاج ہے۔پولیس کے ایک سنیئر عہدیدار نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ سڑک حادثے میں ایک نوجوان جاں بحق ہوگیا جبکہ دوسرا زیر علاج ہے۔انہوں نے کہا کہ حادثے کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔

102

کہا کہ جموں وکشمیر میں دہشت سے پاک ماحول،پائیدار امن،دائمی ترقی وخوشحالی وزیر اعظم مودی کی قیادت والی مرکزی حکومت کا ایجنڈا اور ترجیح ہے ۔گزشتہ سال پہلگام دہشت گردانہ حملے کی وجہ سے سیاحت کی صنعت کو لگنے والے دھچکے کے درمیان،مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ جموں وکشمیر کا دورہ کرنے کے لئے ملک بھر سے سیاحوں کے جوش میں کوئی کمی نہیں آئی ہے

103

اور نئے انتظامی یونٹوں کو من مانی طور پر نہیں بنایا جائے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ 21 اکتوبر 2014 کو 9 نئے سب ڈویژنوں،50 تحصیلوں اور 99 نیابتوں کی منظوری دی گئی تھی، جس کے تحت لوہائی اور دوگن کو بھی تحصیلوں کے طور پر بنایا گیا تھا۔وزیر اعلی نے کہا کہ بعد میں 2018 میں حکم امتناعی رکھا گیا تھا، سوائے کپواڑہ ضلع میں ولگام اور قلم آباد، بارہمولہ ضلع میں سنگھ پورہ اور تاروا، ڈوڈا ضلع میں بھیلہ اور رامبن ضلع میں رامسو میں بنائی گئی تحصیلوں کو چھوڑ کر، جو نافذ رہا۔ اسمبلی میں نیشنل کانفرنس کے رکن سلمان ساگر کے ایک سوال کے جواب میں وزیر اعلی نے کہا کہ ماضی میں قائم کیے گئے کئی ایڈمنسٹریٹیو یونٹ اب تک مکمل طور پر فعال نہیں ہو سکے ہیں، اس لیے اس مرحلے پر نئے یونٹس بنانے کا فیصلہ مناسب نہیں ہوگا۔سلمان ساگر نے سرینگر کی عیدگاہ اسمبلی نشست اور شالی تحصیل کو تقسیم کر کے بڑھ پورہ تحصیل کے قیام کا مطالبہ کیا تھا۔اپنی مانگ کے لیے انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ ''موجودہ تحصیلوں میں کام کر رہے عملہ کو آبادی کے ایک بڑے حصے کو خدمات فراہم کرنی ہوتی ہیں جن میں انہیں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔اسی دوران نیشنل کانفرنس کے دیگر اراکین، تنویر صادق اور عبدالمجید لارمی نے بھی اپنے اپنے علاقوں میں نئی انتظامی اکائیوں کے قیام کا مطالبہ کیا، جبکہ کچھ دیگر اراکین نے اس موضوع پر اظہار خیال کے لیے وقت مانگا۔تاہم وزیر اعلی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں مختلف اراکین اسمبلی کی جانب سے نئی انتظامی اکائیوں کے قیام سے متعلق سفارشات موصول ہو رہی ہیں، تاہم ان کی توجہ اس وقت موجودہ یونٹس کو فعال بنانے پر مرکوز ہے۔عمر عبداللہ نے اسمبلی میں تصدیق کی گئی کہ پہلے سے قائم انتظامی یونٹس کے حوالہ سے انہیں بار بار شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ یونٹس کے پاس نہ تو مناسب عمارتیں ہیں اور نہ ہی مکمل عملہ۔ وزیر اعلی عمر عبداللہ کے مطابق یہ مسائل حکومتی توجہ طلب ہیں۔وزیر اعلی نے دعویٰ کیا کہ ان کی حکومت کی ترجیح نئے یونٹس بنانے کے بجائے پہلے سے قائم انتظامی ڈھانچے کو مکمل طور پر فعال بنانا ہے۔

104

''میں صدر ٹرمپ کا اپنے ملکوں کے درمیان مضبوط تعلقات کیلئے ان کی ذاتی وابستگی کیلئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس سے پہلے ریاستہائے متحدہ اور ہندوستان نے باہمی اور باہمی طور پر فائدہ مند تجارت پر ایک عبوری معاہدے کیلئے ایک فریم ورک کا اعلان کیا ہے، جو فروری 2025 میں شروع ہونے والے وسیع تر یو ایس انڈیا دو طرفہ تجارتی معاہدے (BTA) مذاکرات کی بنیاد پر بنایا گیا ہے''۔ معاہدے کے کامیاب ہونے پر مخصوص اشیا جیسے دواسازی اور ہوائی جہاز کے پرزہ جات پر ان محصولات کے ممکنہ خاتمے کے ساتھ۔ دونوں ممالک ترجیحی منڈی تک رسائی فراہم کرنے،اصل کے اصول قائم کرنے،اور نان ٹیرف رکاوٹوں کو دور کرنے کا عہد کرتے ہیں،

105

ان کی موت کے صحیح حالات فوری طور پر معلوم نہیں ہوسکے،اور حکام نے کہا کہ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔پولیس نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے ضروری کارروائی شروع کردی ہے۔

106

محدود رکھتی تھیں۔''بی جے پی لیڈر نے مزید کہا کہ جن دھن یوجنا، آیوشمان بھارت اور ماترو وندنا یوجنا جیسی اسکیمیں اب جموں وکشمیر کی خواتین کے لیے مکمل طور پر قابل رسائی ہیں،جس سے انہیں مالی اور صحت کے شعبے میں غیر معمولی تحفظ حاصل ہوا ہے۔ چوگھ نے کہا کہ مرکزی بجٹ 2026-27 میں بھی خواتین پر مرکوز اقدامات کو ترجیح دی گئی ہے، خصوصاً دیہی اور سرحدی علاقوں کی خواتین کے لیے تعلیم، ہنر مندی اور کاروباری مواقع پر زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 370 کے بعد کا منظرنامہ خواتین کو کاروبار اور حکمرانی میں شمولیت کے مواقع فراہم کر رہا ہے، جس سے ناری شکتی وندن اور تنظیم جیسے اقدامات کو عملی شکل دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج جموں وکشمیر کی خواتین ایک خوشحال اور پرامن یونین ٹیریٹری کی معمار ہیں اور خود انحصار بھارت کی تعمیر میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔ چوگھ نے کہا کہ یہ بااختیاری آرٹیکل 370 کی منسوخی کا حقیقی ثمر ہے، جو وزیر اعظم کے وژن ''سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس'' کو ہر بہن اور بیٹی تک پہنچا رہا ہے۔

107

کہ حادثے کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کردی گئی ہے
۔

108

معیار پر پورا اترنے اور ضروری آلودگی کنٹرول آلات کی تنصیب کے بعد ہی قائم کرنے کی اجازت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیشنل گرین ٹریبونل اور سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔وزیر نے ذکر کیا کہ تمام دریا کے کنارے کان کنی کے منصوبوں کو ماحولیاتی منظوری کے طریقہ کار کے ذریعے ریگولیٹ کیا جاتا ہے، جس میں پائیدار ریت کی کان کنی کے انتظام کے رہنما خطوط 2016 کی لازمی تعمیل ہوتی ہے، اس کے علاوہ پانی کے چھڑکاؤ، ڈھانپے ہوئے نقل وحمل اور محدود کان کنی کے اوقات جیسے اقدامات شامل ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ ریموٹ سینسنگ اور جی آئی ایس ٹولز کا استعمال سائٹنگ کے معیار اور فاصلاتی سرٹیفکیٹ کی تصدیق کے لیے کیا جا رہا ہے۔

109

اور نیشنل کانفرنس پر الزام لگایا کہ وہ اس مسئلہ کو بار بار اٹھا کر لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے۔جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے سنیل شرما نے کہا کہ آئینی مطالبات کی حمایت واضح آئینی دفعات کے ذریعے کی جانی چاہیے۔انہوں نے کہا'' جہاں تک میں جانتا ہوں اور مطالعہ کیا ہے،جموں وکشمیر کے الحاق یا انضمام کے سلسلے میں ہندوستانی آئین میں •خصوصی حیثیت• نام کا کوئی لفظ نہیں ہے۔ جب آپ کوئی آئینی مطالبہ کرتے ہیں تو اس کی آئینی بنیاد ہونی چاہیے''۔شرما نے استدلال کیا کہ خصوصی حیثیت کی اصطلاح کو کئی ریاستیں معاشی یا روزگار سے متعلق پیکیج کی تلاش کیلئے استعمال کرتی ہیں اور اسے آرٹیکل 370 سے نہیں جوڑا جانا چاہیے۔انہوں نے کہا''خصوصی حیثیت کا مطلب روزگار یا مالیاتی پیکیج ہو سکتا ہے۔اسے دفعہ 370 سے مت جوڑیں۔ دفعہ 370 تاریخ ہے اور دفن ہو چکا ہے۔''ایوان میں نیشنل کانفرنس ممبران اسمبلی کی طرف سے نعرے بازی کا حوالہ دیتے ہوئے شرما نے پوچھا کہ آئین میں ایسی حیثیت کہاں ہے؟۔انہوں نے کہا ''اگر کوئی مجھے دکھا سکتا ہے کہ آئین میں جموں وکشمیر کے لیے ایک خصوصی درجہ کا ذکر کہاں ہے،تو میں کسی بھی سزا کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں۔لیکن یہ دعویٰ جھوٹ ہے۔ ''بی جے پی لیڈر نے عبداللہ خاندان پر کشمیر کے لوگوں کو دھوکہ دینے اور حکومت کی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے خصوصی درجہ کے مطالبے کا استعمال کرنے کا الزام لگایا۔انہوں نے الزام لگایا کہ یہ مسئلہ ماضی کے انتخابی وعدوں کو جائز بنانے کے لیے اٹھایا جارہا ہے۔شرما نے مزید کہا کہ یومیہ اجرت، بے روزگار نوجوانوں اور DPL،AAY اور EWS زمروں کے تحت مستفید ہونے والوں کے خدشات کو دور کرنے کے بجائے، حکمراں پارٹی بیان بازی کا سہارا لے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ناکامیوں پر سوال کیا جاتا ہے،تو وہ خصوصی حیثیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

110

نمائندے کے ساتھ بات کرتے ہوئے انچارج وائلڈ لائف محکمہ ڈورو گلزار احمد نے بتایا کہ علاقے میں ریچھ کے گھومنے کی اطلاع ملنے کے فوراً بعد محکمہ وائلڈ لائف کی ایک ٹیم موقع پر پہنچی اور اسے پکڑنے کی کارروائی کی۔انہوں نے کہا''ریچھ محلے میں گھوم رہا تھا،لوگوں کیلئے ممکنہ خطرہ تھا۔ ہماری ٹیم نے فوری جواب دیا اور جانور کو محفوظ طریقے سے پکڑ لیا۔''انہوں نے مزید کہا کہ آپریشن لوگوں یا جانوروں کو کسی قسم کی چوٹ کے بغیر کیا گیا اور محکمہ وائلڈ لائف کے اصولوں کے مطابق مزید ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔ ادھر نمائندے کے مطابق قاضی گنڈ کے مختلف علاقوں میں جنگلی جانوروں کی موجودگی سے لوگوں میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ رہی ہے اور انہوں نے حکام سے مطالبہ کیا کہ لوگوں کو جنگلی جانوروں سے نجات دلانے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کارروائی کی جائے۔

111

موسم میں بہتری واقع ہونے کے

PUBLIC NOTICE

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR SARIWWARPORA
SUB. ISSUANCE OF REGISTRATION ORDER INRESPECT DELAYED BIRTH

PUBLIC NOTICE

0THE REGISTRATION OF BIRTH BDO WALOO KRALPORA HAS SUBMITTED A CASE FILE PERTAINING OF MOHAMMAD SULIMAN BHAT S/O GH MOHAMMAD BHAT R/OSARIWARPORA WITH VERFIELD DATE OF BIRTH IS 0310-2008 OCCURRED AT SAME IN THIS CONNECTION IF ANY BODY HAVE ANY OBJECTION FOR THE ISSUANCE OF SAID CERTIFICATE HE/SHE MAY SUBMIT THE SAME TO THIS OFFICE WITHIN 4 DATS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERATNED.
NAIB TEHSILDAR SERIWARPORA

PUBLIC NOTICE

My name and Parentage has been Wrongly mentioned in the SPO Letter as Waseem Lohar S/o Kareemullah While as my actual name and Parentage is Vaseem Ahmad Lohar S/o Ab Karim Lohar as per 10th Class Marks Card. Now I want to Correct the same. In this regard if any body has any objection he/she may file the same in the office of Concerned authority within the period of 07 days from the publication of this notice. After that no objection shall be entertainedvaseem Ahmad Lohar S/o AbKarim LoharR/o: Diver Lolab

PUBLIC NOTICE

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR SARIWWARPORA
SUB. ISSUANCE OF REGISTRATION ORDER INRESPECT DELAYED BIRTH

PUBLIC NOTICE

0THE REGISTRATION OF BIRTH BDO WALOO KRALPORA HAS SUBMITTED A CASE FILE PERTAINING OF SADIYA FAYAZ D/O FAYAZ AHMAD YATTO R/O SHOUCH PALPORA WITH VERFIELD DATE OF BIRTH IS 13
03-2016 OCCURRED AT SAME IN THIS CONNECTION IF ANY BODY HAVE ANY OBJECTION FOR THE ISSUANCE OF SAID CERTIFICATE HE/SHE MAY SUBMIT THE SAME TO THIS OFFICE WITHIN 4 DATS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERATNED.
NAIN TEHSILDAR
SERIWARPORA

PUBLIC NOTICE

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR SARIWWARPORA
SUB. ISSUANCE OF REGISTRATION ORDER INRESPECT DELAYED BIRTH

PUBLIC NOTICE

0THE REGISTRATION OF BIRTH BDO WALOO KRALPORA HAS SUBMITTED A CASE FILE PERTAINING OF MOMIN FAYAZ S/O FAYAZ AHMAD YATTO R/O FOUCH PALPORA WITH VERFIELD DATE OF BIRTH IS 3001-2019 OCCURRED AT SAME IN THIS CONNECTION IF ANY BODY HAVE ANY OBJECTION FOR THE ISSUANCE OF SAID CERTIFICATE HE/SHE MAY SUBMIT THE SAME TO THIS OFFICE WITHIN 4 DATS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERATNED.
NAIN TEHSILDAR

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

پپیتا ہی نہیں اس کے بیج بھی فائدہ مند

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، ان میں پھل اور سبزیاں نمایاں اہمیت رکھتی ہیں، کیونکہ یہ لذتِ دہن کے ساتھ نہ صرف غذائیت فراہم کر کے صحت مند و توانا بناتی ہیں، بلکہ کئی امراض سے بھی تحفظ فراہم کرتی ہیں۔ان پھلوں میں ایک پھل پپیتا بھی شامل ہے، جو نارنگی، پیلے اور گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔ پپیتے کا استعمال سرطان، قلب، نظام ہضم، ذیابیطس اور سوزش کے لئے از حد مفید ہے۔کیا آپ جانتے ہیں کہ پپیتے کے بیجوں کا استعمال بھی کئی امراض میں مفید ثابت ہوتا ہے۔چونکہ سیاہ رنگ کے یہ بیج ذائقے میں کڑوے ہوتے ہیں، اس لئے عموماً پھینک دیے جاتے ہیں، جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ کئی مفید اجزاء [] کا ماخذ ہیں۔ایک سو گرام خشک پپیتے کے بیج تقریباً 558 کیلوریز فراہم کرتے ہیں۔ان بیجوں میں پروٹین، چربی، فائبر، آئرن، کیلشیم، میگنیشیم، فاسفورس، زنک جیسے مفید اجزاء پائے جاتے ہیں۔ پپیتے کے بیج مونو سیچوریٹڈ فیٹی ایسڈز جیسے کہ اولیک ایسڈز میں امیر ہوتے ہیں۔ان میں پولی فینولز اور فلاوونائڈز بھی پائے جاتے ہیں، جو طاقتور اینٹی آکسیڈنٹس ہیں۔ پپیتے کے بیجوں کا استعمال خرابی ایام اور درد کی شکایت رفع کرتے ہیں۔ پپیتے کے بیج لیور سروسس کے علاج کے لئے بھی اکسیر ہیں۔اس کے لئے روزانہ تین سے چار پپیتے کے بیج چھیل کر لیموں کے رس کے ساتھ ملا کر استعمال کریں۔تاہم، اس ضمن میں کسی مستند حکیم سے مشورہ کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ان بیجوں میں پپین نامی خامرے پائے جاتے ہیں، جو ہاضمے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ٹائیفائیڈ اور ڈینگی بخار سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ ایک چمچ بیج کو سفوف تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ جو لوگ بیجوں کی کڑواہٹ کی وجہ سے انھیں استعمال نہیں کر سکتے، وہ سلاد کی ڈریسنگ میں یا پھر دودھ اور شہد کے ساتھ ملا کر استعمال کر سکتے ہیں۔ پپیتے کے بیجوں کا استعمال صحت کے لئے مفید ہے، مگر بہت ہی کم افراد اس کی افادیت سے آگاہ ہیں۔ذیل میں ہم قارئین کی معلومات کے لئے پپیتے کے بیجوں کے چند فوائد درج کر رہے ہیں۔انسدادِ سوزش پپیتے کے بیجوں میں موجود فلیوونائڈز اور الکلائیڈز مرکبات دافع سوزش ہیں۔وائرل انفیکشن سے لڑنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔نیز، جوڑوں کے درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔جگر کے لئے مفید اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہونے کی وجہ سے جسم سے فاسد مواد خارج کر کے جگر کے افعال درست رکھتے ہیں۔جگر کا سکڑنا (لیور سروسس) ایک خطرناک عارضہ ہے۔اگر اس مرض میں پپیتے کے بیج استعمال کر لئے جائیں، تو جگر کی کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے اور اس کا حجم معمول پر آ جاتا ہے۔نظامِ ہضم کی اصلاح: پپیتے میں موجود انزائمز نظامِ ہضم درست رکھتے ہیں۔دراصل یہ انزائم پروٹین کو اس طرح توڑتے ہیں کہ وہ آسانی سے ہضم ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ یہ بیج نظامِ ہاضمہ سے جڑے تمام اعضا (یعنی غذائی نالی سے لے کر چھوٹی آنت تک) کے لئے از حد مفید ہیں۔ہاضمے کی اصلاح کے لئے روزانہ پپیتے کے بیجوں کا سفوف یا بیج ایک چمچ چائے برابر کھانے کے بعد کھا لئے جائیں۔قوتِ مدافعت کی مضبوطی: یہ بیج وٹامن سی سے بھرپور ہونے کی وجہ سے قوتِ مدافعت مضبوط کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں بال، ناخن اور جلد پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔موٹاپے سے نجات: پپیتے کے بیجوں میں وافر مقدار میں فائبر پایا جاتا ہے۔فائبر کا استعمال زیادہ وقت تک بھوک کا احساس نہیں دلاتا۔اس طرح پپیتے کے بیج وزن کم کرنے میں مفید و معاون ثابت ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ بلڈ شوگر کنٹرول کرتے ہیں۔صحتِ قلب: خون کا دباؤ معمول کے مطابق رکھنے میں بھی پپیتے کے بیجوں کا استعمال بہت مفید پایا گیا ہے، جبکہ یہ سیاہ بیج مضر قلب کولیسٹرول بھی کنٹرول کرتے ہیں۔ پیٹ کے کیڑے: آنتوں کے کیڑے اور پیراسائٹس کے خاتمے میں پپیتے کے بیج بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔کینسر سے تحفظ: جدید تحقیقات کے مطابق پپیتے کے بیجوں کی ایک افادیت سرطان کے خلیات کی افزائش روکتا ہے۔امراضِ گردہ: گردوں کے امراض سے بچاؤ کے لئے پپیتے کے بیجوں کا استعمال موثر ترین ہے۔ پپیتے کے بیج استعمال کرنے کا طریقہ: یوں تو پپیتے کے بیج پھل سے نکال کر کھائے جا سکتے ہیں، مگر یہ ذائقے میں انتہائی کڑوے ہوتے ہیں، اس لئے انھیں کسی پھل کے ساتھ کھائیں، سلاد کی ڈریسنگ میں یا پھر دودھ اور شہد کے ساتھ کھائیں۔دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پپیتے کے بیجوں کو خشک کر کے سفوف بنا لیا جائے اور اس سفوف کا ایک چمچ روزانہ پانی سے کھا لیا جائے، البتہ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین ان بیجوں کا ہرگز استعمال نہ کریں، کیونکہ یہ پیراسپٹک ہیں۔اس لئے اپنی گائناکالوجسٹ سے مشورہ ضروری ہے۔جلد کی خوبصورتی اور نکھار: جلد آئینۂ صحت ہے، اس لئے سب سے زیادہ توجہ چہرے کی جلد پر دی جاتی ہے، خاص طور پر خواتین چہرے کی خوبصورتی کے لئے بہت حساس ہوتی ہیں۔اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امریکا جیسے ملک میں سب سے زیادہ چہرے کی جلد نکھارنے کے لئے کریمز فروخت ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ صابن، فیس واش اور ہینڈ واش وغیرہ میں بھی پپیتے کا استعمال کیا جاتا ہے، کیونکہ ان بیجوں میں موجود قدرتی اینٹی ایج جلد کو لچکدار اور نرم و ملائم بناتا ہے اور جھریوں سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔طبِ یونانی / مشرقی میں پپیتے کے بیجوں کا استعمال صدیوں سے ہو رہا ہے اور اب جدید تحقیقات نے بھی ان بیجوں کی افادیت تسلیم کر لی ہے۔ابٹن کئی قدرتی اجزاء سے مل کر بنتا ہے، جس میں پپیتے کے بیجوں کا سفوف بھی شامل ہوتا ہے۔ابٹن کا استعمال جلد کو تر و تازہ کرتا ہے۔جلد میں کھنچاؤ پیدا کرتا ہے، جس سے جلد ڈھلکتی نہیں۔گرد کو صاف کرتا ہے، خاص طور پر بازو اور ٹانگوں کے جوڑوں سے سیاہی کی تہہ ہٹاتا ہے۔ایسی خواتین جو چہرے کی رنگت نکھارنے اور جھریوں سے نجات کے لئے مصنوعی کریمز کا سہارا لیتی ہیں، وہ پپیتے کے بیجوں کا تیل یا ان سے تیار کردہ ابٹن کریم کی صورت میں استعمال کریں۔اس کے علاوہ چہرے کے بلیک ہیڈز ختم کرنے کے لئے ایلوویرا اور پپیتے کا گودا آدھا کپ ہم وزن لے کر بلینڈ کر کے ایک صاف بوتل میں ڈال کر فریج میں رکھ لیں اور دن میں کسی بھی وقت ایک پیالی میں ایک چائے کا چمچ آمیزہ اور چٹکی بھر بیکنگ سوڈا مکس کر کے دس سے بارہ منٹ کے لئے چہرے پر لگا کر اچھی طرح دھو لیں۔

Milap News

تھائی رائیڈ گلینڈ جسم کی فیکٹری

تھائی رائیڈ گلینڈ، اینڈوکرائن سسٹم کا ایک اہم حصہ ہے۔انسانی جسم میں یہ گردن کے سامنے ہوا کی نالی ٹریکیا (Trachea) کے سامنے Adam's Apple) ابھار کے پاس واقع ہوتا ہے۔یہ ایک تتلی نما عضو ہے، جو عموماً طور پر نظر نہیں آتا۔جب کسی بیماری کی صورت میں اس کا حجم بڑھ جائے، تو پھر یہ ایک ابھار کی مانند گردن کے سامنے ''گلہڑ'' کی صورت میں نظر آتا ہے۔تھائی رائیڈ گلینڈ جسم میں ایسے ہارمونز کی افزائش کرتا ہے، جو میٹابولک ریٹ، جسمانی نشوونما، معدے، دماغ اور ہڈیوں کی بڑھوتری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔تھائی رائیڈ گلینڈ کی عمدہ کارکردگی کے لئے ضروری ہے کہ خوراک میں آئیوڈین کی مناسب مقدار موجود ہو۔تھائی رائیڈ گلینڈ کو دماغ میں موجود (GlandPituitary) کنٹرول کرتا ہے۔GlandPituitary خون میں تھائی رائیڈ ہارمونز کی مقدار مانیٹر کرنے کے ساتھ انہیں کنٹرول کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب پچوٹری گلینڈ جسم میں تھائی رائیڈ ہارمونز کی کمی یا زیادتی محسوس کرتا ہے، تو ایک مخصوص ہارمون کے ذریعے اس کی مقدار متوازن کرنے کی کوشش کرتا ہے۔طبی اصطلاح میں یہ مخصوص ہارمون ٹی ایس ایچ StimulatingThyroid Hormone کہلاتا ہے۔یہ ایک مربوط نظام کے تحت پچوٹری گلینڈ، ٹی ایس ایچ تھائی رائیڈ تک منتقل کرتا ہے اور تھائی رائیڈ کو یہ بتاتا ہے کہ جسم کو معمول پر لانے کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے۔تھائی رائیڈ گلینڈ تھائی راکسن پیدا کرتا ہے، جو کہ عمومی طور پر ان ایکٹو پرو ہارمون ٹی فور کے نام سے جانا جاتا ہے، جب کہ ہائیلی ایکٹو پرو ہارمون ٹی تھری کے نام سے جانا جاتا ہے۔ٹی فور تقریباً 80 فیصد اور ٹی تھری تقریباً 20 فیصد پیدا ہوتا ہے۔ٹی فور کو ٹی تھری میں بدلنے کے لئے جگر اور گردے بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔تھائی رائیڈ گلینڈ اس کے علاوہ بھی ہارمونز پیدا کرتا ہے، جیسا کہ کیلسیٹونن (Calcitonin)، جو جسم میں کیلشیم اور فاسفیٹ کی مقدار کنٹرول اور برقرار رکھتا ہے۔ یہ ہڈیوں کے لئے انتہائی ضروری ہے۔دنیا بھر میں دو بلین لوگ آیوڈین کی کمی کے خطرے کا سامنا کیے ہوئے ہیں، جبکہ دو سو ملین افراد کسی نہ کسی صورت میں تھائی رائیڈ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔مرد و خواتین سمیت بچوں میں بھی یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیا بھر میں جہاں ایک مرد ہے، وہاں آٹھ خواتین میں یہ بیماری پائی جاتی ہے۔یوں تو یہ مرض دنیا کے تمام ممالک میں پایا جاتا ہے، لیکن امریکا، چین اور بھارت میں اس کی شرح بلند ہے۔بعض افراد میں تھائی رائیڈ کی بیماریاں زیادہ پائی جاتی ہیں۔مثلاً سگریٹ نوشی کرنے والے، جن کا لیتھیم (Lithium) سے سامنا ہوتا ہو، غیر ضروری ذہنی دباؤ، تھائی رائیڈ کی انجری، آیوڈین، زنک اور سیلینیئم کی کمی، 60 سال سے زائد عمر، خواتین (خواتین میں اس کا زیادہ ہونے کی وجہ، تھائی رائیڈ کی متعدد بیماریوں کا آٹو امیون (immuneAuto) ہوتا ہے۔تھائی رائیڈ گلینڈ کی بیماریاں تھائی رائیڈ گلینڈ کی کئی بیماریاں ہیں، جن میں سے سرفہرست ہائپر تھائی رائیڈ، ہائپو تھائی رائیڈ اور نایاب کیسز میں سرطان شامل ہے۔ہائپر تھائی رائیڈ اور علاماتاگر تھائی رائیڈ گلینڈ زیادہ ہارمون پیدا کرنے لگے، تو یہ ہائپر تھائی رائیڈ کہلاتا ہے۔اس میں دل کی دھڑکن معمول سے بڑھنا، گھبراہٹ، نفسیاتی دباؤ، زائد پسینہ، وزن میں کمی، گلہڑ بننا، بال، ناخن کمزور ہونا، رنگت خراب، ماہواری میں گڑبڑ، جلد کا حساس ہونا اور آنتوں کی تحریک وغیرہ شامل ہیں۔ہائپو تھائی رائیڈ اور علاماتتھائی رائیڈ گلینڈ جسم کے لئے مناسب ہارمونز پیدا کر نہیں پاتا تو اسے ہائپو تھائی رائیڈ کہا جاتا ہے۔اس کی عمومی علامات میں تھکاوٹ، زیادہ ٹھنڈ محسوس ہونا، قبض، جلد خشک ہونا اور خارش، ناخن اور بالوں میں تبدیلی، بالوں کا گرنا، وزن بڑھنا، دل کی دھڑکن کی رفتار کم ہونا، پٹھوں کی کمزوری، جوڑوں میں درد، سوزش، چہرے پر سوجن، آواز کا بیٹھ جانا، ڈپریشن اور ماہواری کا نظام بگڑ جانا۔تھائی رائیڈ کی بیماری کی تشخیص کے لئے عام طور پر ہائپر اور ہائپو کی علامات مدِنظر رکھتے ہوئے فزیکل چیک اپ کیا جاتا ہے، جبکہ گردن کے سامنے والے حصے پر ابھار یا گلہڑ بننا بھی تشخیص کے ابتدائی مرحلے میں اہم ہے۔اس کے علاوہ تھائی رائیڈ فنکشن ٹیسٹ (TestFunctionThyroid) تجویز کیا جاتا ہے۔اس ٹیسٹ سے یہ پتا چلتا ہے کہ جسم میں ٹی تھری، ٹی فور اور ٹی ایس ایچ کا لیول کیا ہے۔اس لیول کی بنیاد پر نارمل، ہائپر اور ہائپو تھائی رائیڈ کی تشخیص ہو پاتی ہے۔تھائی رائیڈ اسکین بھی کیا جاتا ہے، جو تھائی رائیڈ سے جڑی بیماریاں، نوڈیول اور کینسر جیسے خطرناک امراض کی تشخیص میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔علاوہ ازیں، معالج میں لائن ٹیسٹس مثلاً ایل ایف ٹی ایس، آر ایف ٹی ایس، سی بی سی اور بی ایس آر وغیرہ بھی تجویز کر سکتا ہے۔علاج کا ذکر کریں، تو حتمی تشخیص کے بعد اس ہی بنیاد پر مستند معالج دوائی کی مقدار اور دورانیہ کتنا ہوگا۔بعض اوقات تاعمر دوائی استعمال کرنا پڑتی ہے۔سن یاس اور تھائی رائیڈ گلینڈ کا گہرا تعلقعام طور پر خواتین میں ایک خاص عمر (45 سے 50 سال) کے بعد ماہواری کا عمل رک جاتا ہے، جو طبی اصطلاح میں سن یاس / مینوپاز کہلاتا ہے۔سن یاس میں تھائی رائیڈ زیادہ متحرک ہو جاتا ہے، جو ہائپر تھائی رائیڈ کا سبب بنتا ہے۔دراصل سن یاس میں ٹی ایس ایچ کی زائد اور ایسٹروجن ہارمون کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔پوسٹ مینوپازل بلیڈنگ MenopausaPost Bleeding) زیادہ ہونے کی وجوہ میں PolypsUterine، فائبرائیڈ اور سب سے اہم تھائی رائیڈ کی بیماریاں شامل ہیں۔ہائپو تھائی رائیڈ کا مرض بھی ہو سکتا ہے، لیکن ہائپر تھائی رائیڈ کی نسبت اس کی شرح کم ہے۔تھائی رائیڈ کی بیماری سے محفوظ رہا جا سکتا ہیمو ازن غذا کا استعمال ایسی غذائیں استعمال کی جائیں، جو آیوڈین سے بھرپور ہوں۔مثلاً سی فوڈز، مچھلی، آیوڈین ملا نمک، سیلینیئم سے بھرپور نٹس، زنک سے بھرپور اناج اور گوشت وغیرہ۔پروسیسڈ فوڈز سے اجتناب ایسی غذائیں، جن میں فلیور یا پریزرویٹو شامل کیے گئے ہوں، تھائی رائیڈ کے کام کو متاثر کرتی ہیں۔میٹھے کا استعمال کم کریں۔

Milap News

اگر ہمیشہ کھانے میں بسکٹ ہی کھاتے رہیں تو کیا ہوگا

بسکٹ اور چائے کا امتزاج کسے پسند نہیں لیکن کیا ہو اگر آپ ہر کھانے میں بسکٹ ہی کھاتے رہیں۔خوراک میں بسکٹ ہی کھاتے رہنا ضروری غذائی اجزاء کی کمی کا باعث بنتا ہے جس کی وجہ سے صحت کے سنگین مسائل جنم لیں گے جیسے کہ وزن میں اضافہ، غذائیت کی کمی، وٹامن کی کمی، ہاضمے کے مسائل، اور دل کی بیماری جیسی دائمی بیماریوں کا بڑھتا ہوا خطرہ۔ذیل میں خالص بسکٹ پر مبنی خوراک کے نقصانات سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔غذائیت کی کمیہمیشہ کھانے میں صرف بسکٹ ہی لیں تو اس کی وجہ سے پروٹین، وٹامنز اے، سی، بی کمپلیکس، معدنیات جیسے کیلشیم، آئرن اور فائبر جیسے ضروری غذائی اجزاء کی کمی ہو جاتی ہے اور صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ضرورت سے زیادہ کیلوریز بسکٹ میں چینی اور چکنائی کی مقدار بہت زیادہ کیلوریز کا باعث بنتی ہے جس کے نتیجے میں وزن بڑھتا ہے اور موٹاپا ہوتا ہے۔بلڈ شوگر بسکٹ میں شوگر کی زیادہ مقدار بلڈ شوگر میں تیزی سے اضافے کا سبب بنتی ہے جس سے توانائی میں اُتار چڑھاؤ اور انسولین کے خلاف مزاحمت پیدا ہوتی ہے۔ہاضمے کے مسائل بسکٹ میں فائبر کی کمی قبض اور ہاضمے کے دیگر مسائل کا باعث بن سکتی ہے۔دائمی بیماری کا بڑھتا ہوا خطرہ صرف بسکٹ پر مبنی خوراک زیادہ سوڈیم اور سیر شدہ چکنائی کی وجہ سے دل کی بیماری، ہائی بلڈ پریشر اور ٹائپ 2 ذیابیطس کے خطرے میں اضافہ کر سکتی ہے

Milap News

کمر درد کی وجوہات اور علاج

کمر درد ایک عام وقوع پذیر ہونے والا درد ہے جو کسی کو کبھی بھی تنگ کر سکتا ہے۔ یہ ایک شدید نوعیت کا درد ہے جو کمر کے عضلات اور اعصاب میں رونما ہوتا ہے۔ کمر درد کے طبی لحاظ سے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ایسے افراد جن کو زیادہ دیر حالت نشست میں رہنا پڑتا ہو یا زیادہ وقت کھڑے ہو کر کام کرنا پڑتا ہے وہ اس کی زد میں زیادہ آتے ہیں۔مزاج میں گرمی یا سردی کا عنصر بڑھ جانے سے بھی کمر درد حملہ آور ہو جاتا ہے۔اسی طرح یورک ایسڈ کی طبعی مقدار کی زیادتی، قبض، مہروں میں خلا پیدا ہونا، ورم گردہ، گردے میں پتھری کا ہونا وغیرہ بھی اس کے اسباب میں شامل ہیں۔بھاری وزن اٹھانے سے اچانک کمر میں جھٹکا لگنا یا کمر کے پٹھوں میں کھچاؤ پیدا ہونا بھی کمر درد کا ذریعہ بنتا ہے۔عام جسمانی کمزوری بھی کمر درد کا ایک بہت بڑا سبب بنتی ہے جبکہ جسمانی کمزوری کی وجہ ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ زدہ غذائیں ثابت ہو رہی ہیں۔ مسلسل ناقص اور غیر معیاری خوراک استعمال کرنے سے بدن کی قوت مدافعت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے اعصاب اور عضلات میں کھچاؤ اور دباؤ کی کیفیات پیدا ہو کر جسمانی دردوں کا سبب بنتی ہیں۔علاوہ ازیں ریڑھ کی ہڈی کے مہروں میں خرابی واقع ہو جانے سے بھی شدید درد سامنے آتا ہے۔بعض اوقات یہ درد کمر کے اعصاب سے شروع ہو کر دائیں بائیں ٹانگوں تک میں سرایت کرتا محسوس ہونے لگتا ہے۔طبی اصطلاح میں اسے ''ڈسک سلپ'' ہونے سے موسوم کیا جاتا ہے۔''ڈسک سلپ'' ہونے والے مفروضے کا اصل سبب چوتھے مہرے پر دباؤ آتا ہے۔جب چوتھے مہرے پر سٹریس یا دباؤ پڑتا ہے تو اس کے ردعمل کے طور پر درد پوری کمر سے ہوتا ہوا ایک یا دونوں ٹانگوں میں محسوس ہونے لگتا ہے۔اسی طرح جب کمر درد کا احساس ریڑھ کی ہڈی میں ہو اور اٹھتے بیٹھتے یا حرکات و سکنات کرتے وقت درد شدید ہو تو عام طور پر اس کا سبب بارہویں مہرے کا ٹلنا یا اپنی جگہ سے ہٹ جانا مانا جاتا ہے۔اس طرح کے درد کو دافع درد ادویات استعمال کرنے سے فوری افاقہ تو ہو جاتا ہے لیکن جب تک مہرہ اپنی جگہ ایڈجسٹ نہیں ہو پاتا ریڑھ کی ہڈی میں ہونے والا درد شدید سے شدید تر ہوتا چلا جاتا ہے۔اس کا بروقت تدارک نہ کیا جا سکے تو حامل درد عمر بھر اس تکلیف میں مبتلا رہنے پر مجبور ہو سکتا ہے۔یاد رکھیں! مرض اور درد پیدا ہونے کے سبب کو ختم کرنے پہ دھیان دیں، درد اور مرض خود بخود ہی چلا جائے گا۔اپنے مزاج کے بارے میں جاننے کے لئے کسی ماہر طبی معالج سے مشورہ کریں۔درد کی شدت میں کمی کرنے اور فوری افاقہ کی غرض سے کمر پر میجک آئل کا ہلکا سا مساج کر کے باجرہ، چھان گندم اور نمک سانبھر ہم وزن ایک کپڑے میں ڈال کر توے پہ گرم کر کے کمر پہ ٹکور کریں، درد میں فوری افاقہ ہوگا۔اگر درد جسم میں گرمی کی زیادتی سے ہو تو روغن کشنیز سے مالش کریں اور کشنیز 10 گرام کے سفوف میں شکر سرخ ملا کر ایک چمچ نہار منہ کھائیں۔جب درد کمر سردی کی زیادتی سے ہو تو میتھی 5 گرام کو ابال کر چند بار پینے سے ہی افاقہ ہو جاتا ہے۔انجیر 7 عدد، مغز اخروٹ 10 تولہ ملا کر کھانا بھی درد کمر سے نجات دلاتا ہے۔گوشت، چاول، چکنائیاں، بینگن، کولا مشروبات، بیکری مصنوعات، فاسٹ فوڈز، دال مسور، دال ماش، مکئی، مٹر، لوبیا، ساگ بادی، ترش، ثقیل اور نفاخ غذاؤں سے مکمل طور پر دور رہیں۔ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کے مسائل پیدا ہو جانے کی صورت میں ٹوٹکوں اور سنی سنائی طبی تراکیب پہ وقت ضائع کیے بغیر کسی ماہر معالج سے رجوع کریں۔وقتی طور پر درد دور کرنے والی ادویات کے غیر ضروری

Milap News

آج سے ٹی ٹوینٹی ورلڈکپ کا آغاز، ممبئی میں رنگارنگ افتتاحی تقریب کی تیاریاں

نئی دہلی (ایم این این): آئی سی سی ٹی ٹوینٹی ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء سنیچر کی شام ممبئی کے تاریخی وانکھیڈے اسٹیڈیم میں ایک پرجوش افتتاحی تقریب کے ساتھ شروع ہوگا۔ یہ تقریب میزبان ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ہونے والے افتتاحی میچ سے قبل ٹورنامنٹ کا جوش و خروش بڑھانے کے لیے منعقد کی جا رہی ہے۔ شام ۶ بجے شروع ہونے والی اس تقریب میں پورے اسٹیڈیم کو ایک اسٹیج میں تبدیل کر دیا جائے گا، جہاں لائیو میوزک اور بڑے پیمانے پر کوریوگرافی کے مظاہرے ہوں گے۔ اس کے بعد ٹی ۲۰ ورلڈ کپ کی ٹرافی کی نمائش کی جائے گی۔ آئی سی سی کی جانب سے جاری کردہ تفصیلات کے مطابق شو کا آغاز رشبھ شرما اور شیو منی کی شاندار موسیقی سے ہوگا، جس کے بعد ایک "جیٹ پیک پرفارمر" ٹرافی لے کر اسٹیڈیم میں داخل ہوگا، یہ لمحہ شائقین کو مسحور کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ ٹورنامنٹ کی ٹرافی کا استقبال آئی سی سی چیئرمین جے شاہ اور سابق ہندوستانی کپتان روہت شرما کریں گے جنہوں نے ۲۰۲۴ء میں ہندوستان کو عالمی چیمپئن بنایا تھا۔ وہ ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والے تمام ۲۰ ممالک کی نمائندگی کرنے والے ۲۰ بچوں کے ساتھ باقاعدہ طور پر ٹی ٹوینٹی ورلڈکپ کے آغاز کا اعلان کریں گے۔ ٹرافی کی آمد کے بعد مشہور پاپ گلوکار بادشاہ اپنی لائیو پرفارمنس سے شائقین کو لطف اندوز کریں گے، جبکہ نوراتی رقاصوں کے ایک بڑے گروپ کے ساتھ اپنے فن کا مظاہرہ کریں گی۔ تقریب کا اختتام دونوں فنکاروں کے گرینڈ فنالے کے ساتھ ہوگا۔ اس تقریب کو ٹی ۲۰ کرکٹ کی رفتار اور توانائی کی عکاسی کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، جہاں گراؤنڈ کو ایک آڈیو ویژول کینوس کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ شو کا اختتام آتش بازی کے شاندار مظاہرے کے ساتھ ہوگا، جس کے فوراً بعد شام ۷ بجے ہندوستان بمقابلہ امریکہ میچ شروع ہوگا۔ صرف میچ کی ٹکٹ رکھنے والے شائقین ہی افتتاحی تقریب دیکھ سکیں گے۔ ساتھ ہی شائقین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ وقت سے پہلے اسٹیڈیم پہنچ جائیں۔ واضح رہے کہ افتتاحی تقریب تو شام میں ہوگی لیکن ورلڈکپ کے مقابلے شروع ہو جائیں گے۔ پہلا مقابلہ پاکستان اور نیدر لینڈس کے درمیان ہوگا جو صبح ۱۱ بجے شروع ہوگا جبکہ دوسرا مقابلہ ویسٹ انڈیز اور اسکاٹ لینڈ کے درمیان ہوگا جو ۳ بجے شروع ہوگا۔ اس کے بعد ہندوستان اور امریکہ کا مقابلہ ہوگا جو ۷ بجے شروع ہوگا۔

نیتو اور پریتی سیمی فائنل میں، باکسنگ میں ہندوستان کے 19 تمغے یقینی

نئی دہلی (ایم این این): باکسنگ کے باوقار باکسم ایلیٹ انٹرنیشنل ٹورنامنٹ میں ہندوستانی باکسنگ دستے نے مجموعی طور پر ۱۹ تمغے یقینی بنا لیے ہیں۔ مقابلے کے تیسرے دن اپنی شاندار کارکردگی برقرار رکھتے ہوئے نیتو (۵۱ کلوگرام) اور پریتی (۵۴ کلوگرام) سیمی فائنل میں پہنچ گئیں، جبکہ مردوں کے زمرے میں جدومنی سنگھ نے ایک اور متاثر کن فتح حاصل کی۔ نئے ہیڈ کوچ سینٹیا گو نیوا کی نگرانی میں ہندوستانی خواتین کی ٹیم نے اب تک ۱۲، جبکہ مردوں کی ٹیم نے سیمی فائنل سے قبل ۷ تمغے یقینی کر لیے ہیں۔ نیتو بہترین فارم میں نظر آئیں اور انہوں نے کینیڈا کی میکنزی رائٹ کو شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنائی۔ پریتی نے اسپین کی ماریہ گونزالیز کے خلاف جارحانہ کھیل پیش کیا اور تیسرے راؤنڈ میں ہی مقابلہ اپنے نام کر لیا۔ دیگر مقابلوں میں پونم نے تھائی لینڈ کی باکسر کو ۰-۵ سے ہرایا جبکہ پریا (۶۰ کلوگرام) اور پرانجل (۶۵ کلو) نے اسپین اور چیک جمہوریہ کی حریفوں کے خلاف یکطرفہ جیت درج کی۔ کاجل نے قازقستان کی باکسر کو ایک سخت مقابلے میں ۴-۱ سے مات دی۔ مردوں کے مقابلوں میں جدومنی سنگھ نے اپنی برتری برقرار رکھتے ہوئے چینی تائپے کے پینگ چیافینگ کو ۰-۵ سے شکست دی۔ محمد حسام الدین نے یوکرین کے علی ڈاہلی کو ہرا کر اپنی کلاس دکھائی، جبکہ سچن نے یوکرین کے ہی ایڈرا بدر یمووکو ۲-۳ کے قریبی فیصلے سے زیر کیا۔ آکاش نے بھی اسپین کے کھلاڑی کے خلاف مشکل فتح حاصل کر کے پیش قدمی جاری رکھی۔ کچھ ہندوستانی باکسرز سخت مقابلے کے بعد ٹورنامنٹ سے باہر بھی ہوئے، جن میں یون برتوال اور اویناش جموال شامل ہیں۔

رونالڈو ٹریننگ میں شامل،

النصر کے عہدیدار امید کر رہے ہیں کہ ان کی ہڑتال ختم ہوگئی

نئی دہلی (ایم این این): کرسٹیانو رونالڈو سعودی عرب میں اپنا مستقبل سوچ رہے تھے کیونکہ انہیں اس بات کی فکر تھی کہ النصر کو سعودی پبلک انویسٹمنٹ فنڈ (پی آئی ایف) کی مالی معاونت دیگر کلبوں کے مقابلے میں کم مل رہی ہے، جو کہ الہلال، الاہلی اور الاتحاد کے بھی مالک ہیں۔ عہدیدار اب توقع کر رہے ہیں کہ رونالڈو جمعہ کو الاتحاد کے خلاف کھیلیں گے۔ رونالڈو نے دوبارہ النصر کی ٹریننگ میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے اور سینئر سعودی عہدیدار توقع کر رہے ہیں کہ وہ اپنی ہڑتال ختم کریں گے۔ رونالڈو سعودی عرب میں اپنا مستقبل سوچ رہے تھے کیونکہ انہیں لگ رہا تھا کہ النصر کو دیگر کلبوں کے مقابلے میں مالی معاونت کم مل رہی ہے۔ اب توقع کی جا رہی ہے کہ وہ جمعہ کو الاتحاد کے خلاف کھیلیں گے، حالانکہ ان کی واپسی کی تصدیق ابھی نہیں ہوئی۔ انہوں نے بدھ کو تربیت کے دوران اپنی تصویر ایکس پر پوسٹ کی۔ تاہم، عہدیدار امید کر رہے ہیں کہ رونالڈو اپنا پیغام دے چکے ہیں اور جمعہ کا میچ اتنا اہم ہوگا کہ وہ اسے مس نہ کریں۔ وہ معاہدے کے تحت بھی کھیلنے کے پابند ہیں، جب تک کہ وہ زخمی نہ ہوں۔ عہدیدار اس بات پر حیران ہیں کہ وہ ناخوش ہیں، حالانکہ ان کی رپورٹ کے مطابق روزانہ ۵ لاکھ پاؤنڈس کما رہے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ وہ جمعہ کو کھیلیں۔ ان کے معاہدے میں ابھی ۱۸ ماہ باقی ہیں، لیکن اس میں ۳۴ ملین پاؤنڈس کی گرمیوں میں رخصتی کی شق ہے، حالانکہ وہ جمعرات کو ۴۱ سال کے ہو جائیں گے۔ رونالڈو اپنی ٹیم کے سعودی پرو لیگ کے میچ میں، جو النصر نے الاثریاض کے خلاف جیتا، غائب تھے اور اسکائی اسپورٹس نیوز کو بتایا گیا کہ وہ کلب کی انتظامیہ پر ناخوش ہیں۔ ۴۰ سالہ کھلاڑی کا خیال ہے کہ النصر کو سعودی دولت فنڈ (پی آئی ایف) کے دیگر تین کلبوں الہلال، الاہلی اور الاتحاد کے مقابلے میں اتنی مالی معاونت نہیں مل رہی۔ رونالڈو ناراض ہیں کہ الہلال نے الاتحاد سے کریم بینزیما کو سائن کیا جبکہ جنوری کی ونڈو میں النصر میں صرف ایک نوجوان عراقی مڈفیلڈر، حیدر عبدالکریم شامل ہوئے۔ الہلال سعودی پرو لیگ میں النصر سے ایک پوائنٹ آگے ہے اور رونالڈو چاہتے تھے کہ ان کا کلب ونڈو کے دوران زیادہ پرعزم نظر آئے کیونکہ وہ پہلی بار سعودی ٹائٹل جیتنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ پی آئی ایف دیگر کلبوں کو ترجیح دے رہا ہے، سعودی عرب میں فٹبال کھلا ہے اور اب کلبز کو سرمایہ کار خرید رہے ہیں۔ بینزیما کا الہلال جانا لیگ یا پی آئی ایف کے ذریعے فنڈ نہیں دیا گیا بلکہ سعودی ارب پتی سرمایہ کار پرنس الولید بن طلال کے ذریعے ہوا۔

ہندوستان نے چھٹی مرتبہ انڈر 19 ورلڈ کپ جیت لیا

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی انڈر ۱۹ کرکٹ ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھٹی مرتبہ انڈر ۱۹ ورلڈ کپ اپنے نام کر لیا ہے۔ ٹیم انڈیا نے فائنل میں انگلینڈ انڈر ۱۹ کرکٹ ٹیم کو ۱۰۰ رنز سے شکست دے کر خطاب اپنے نام کیا۔ ہرارے اسپورٹس کلب پر کھیلے گئے فائنل میں ہندوستان نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور مقررہ ۵۰ اوورز میں ۹ وکٹوں کے نقصان پر ۴۱۱ رنز کا ہمالیائی اسکور بنایا تھا۔ ہندوستان کے سلامی بلے باز ویبھو سوریہ ونشی نے جارحانہ بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف ۸۰ گیندوں پر ۱۵ چوکوں اور ۱۵ فلک بوس چھکوں کی مدد سے ۱۷۵ رنز کی شاندار اننگز کھیلی جبکہ کپتان آیوش مہاترے نے ۵۳ رنز بنا کر ٹیم کی پوزیشن مستحکم کی۔ ویبھو سوریہ ونشی کی بلے بازی اتنی جارحانہ تھی کہ ایک وقت کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہندوستان کا اسکور ۵۰۰ رن سے بھی زائد ہو جائے گا۔ یہ یوتھ ون ڈے فائنل یا ناک آؤٹ میچ میں کسی کھلاڑی کا سب سے زیادہ اسکور ہے۔ اس سے قبل سمیر منہاس نے ایشیا کپ کے فائنل میں ہندوستان کے خلاف ۱۷۲ رنز بنائے تھے۔ لیکن ویبھو جس انداز میں تابڑ توڑ چوکے اور چھکے لگا رہے تھے یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ ان کی ڈبل سنچری جلد ہی پوری ہوگی لیکن وہ ۱۷۵ پر آؤٹ ہوگئے۔ ان کے آؤٹ ہونے کے بعد انگلش کھلاڑیوں نے چین کا سانس لیا لیکن تب تک وہ انگلینڈ کا اچھا خاصا نقصان کر چکے تھے۔ یہ ایسا نقصان تھا کہ انگلینڈ اس شدید نفسیاتی جھٹکوں سے پورے میچ میں ابھر نہیں سکا اور شکست کھا گیا۔ انگلینڈ کی جانب سے سیبسٹین مورگن اور ایلکس گرین نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں۔ ۴۱۲ کے ہدف کے تعاقب میں انگلش ٹیم ۴۰.۲ اوورز میں ۳۱۱ رنز پر آؤٹ ہوگئی۔ ہندوستان کے آر ایس امبریش نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ انگلینڈ کے کیلیب فالکنر نے ۱۱۵ رنز کی مزاحمتی اننگز کھیلی اور ایک اینڈ سنبھالے رکھا، تاہم دوسرے اینڈ سے مسلسل وکٹیں گرنے کے باعث ٹیم کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انگلینڈ کے کیلیب فالکنر نے ۶۷ گیندوں پر ۱۱۵ رنز بنائے۔ انگلش ٹیم کے کپتان نے بھی تسلیم کیا کہ میچ میں ان کے پاس ویبھو سوریہ ونشی کی بلے بازی کو انجوائے کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا کیونکہ انہوں نے جس طرح سے بلے بازی کی وہ پوری طرح سے ہم پر حاوی ہو گئے تھے۔ ٹیم انڈیا کے کپتان آیوش مہاترے نے ویبھو سوریہ ونشی کی اننگز کو ہندوستان کی جانب سے کھیلی جانے والی ۱۰ سرفہرست تاریخی اننگز میں سے ایک قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی بلے بازی دیکھنے کا موقع کم کم ہی ملتا ہے۔ اسی لئے وہ دوسرے اینڈ پر کھڑے ہو کر میچ کا لطف لے رہے تھے۔ ویبھو نے ناقابل یقین بلے بازی کی ہے۔

کھوکھو نیشنل چمپئن شپ:

مہاراشٹر کی لڑکیوں اور اڈیشہ کے لڑکوں نے بازی ماری

نئی دہلی (ایم این این): کروکشیتر کے کیشو پارک میں منعقدہ ۳۵ ویں سب جونیئر نیشنل کھوکھو چمپئن شپ (۲۰۲۵-۲۶ء) اپنے پورے جوش و خروش کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔ پانچ روز تک جاری رہنے والے اس میلے میں مہاراشٹر کی لڑکیوں اور اڈیشہ کے لڑکوں نے اپنی پھرتی اور مہارت کا لوہا منواتے ہوئے ٹرافی اپنے نام کر لی۔ لڑکیوں کے زمرہ میں دفاعی چمپئن مہاراشٹر نے ایک بار پھر اپنی بالادستی ثابت کی۔ فائنل میں انہوں نے راجستھان کو ۲۷-۱۵ کے اسکور سے شکست دی۔ مہاراشٹر نے یہ میچ ۱۲ پوائنٹس اور ایک اننگز کے بڑے فرق سے جیتا۔ لڑکوں کے زمرہ میں ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد اڈیشہ نے کولہاپور کو ۲۲-۱۳ سے زیر کیا۔ اڈیشہ کی ٹیم نے ۷ پوائنٹس اور ایک اننگز کے فرق سے فتح حاصل کر کے چمپئن بننے کا اعزاز پایا۔ لڑکوں میں مہاراشٹر اور اتر پردیش کی ٹیموں کو (مشترکہ طور پر) تیسرا مقام حاصل ہوا۔ جبکہ لڑکیوں میں پنجاب اور ہریانہ نے (مشترکہ طور پر) تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ہریانہ اسپورٹس کھوکھو ایسوسی ایشن کے صدر جواہر سنگھ یادو نے فاتحین کیلئے بڑے انعامات کا اعلان کیا۔ پہلی پوزیشن: ۲۵ ہزار روپے۔ دوسری پوزیشن: ۲۰ ہزار روپے۔ تیسری پوزیشن: ۱۵ ہزار روپے۔ خصوصی طور پر ہریانہ کی لڑکیوں کی ٹیم (تیسری پوزیشن) کیلئے ایک لاکھ روپے کے انعام کا اعلان کیا گیا۔

آسٹریلوی تیز گیند باز جوش ہیزل ووڈ ٹی 20 ورلڈ کپ سے باہر

نئی دہلی (ایم این این): آسٹریلیا کی ٹیم کو ایک اور بڑا جھٹکا لگا ہے۔ فاسٹ بولر جوش ہیزل ووڈ باضابطہ طور پر آئی سی سی مینز ٹی ۲۰ ورلڈ کپ سے باہر ہو گئے ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ ہفتے سے سری لنکا اور ہندوستان میں شروع ہو رہا ہے، تاہم ہیزل ووڈ مقررہ وقت تک مکمل طور پر فٹ نہیں ہو سکے۔ ایشیز سیریز کے آغاز سے قبل شیفیلڈ شیلڈ کے آخری میچ میں جوش ہیزل ووڈ کو ہیم اسٹرنگ میں چوٹ لگ گئی تھی، جس کی وجہ سے وہ انگلینڈ کے خلاف سیریز میں حصہ نہیں لے سکے۔ بحالی کے دوران ان کی ایکلیز میں بھی مسئلہ پیدا ہو گیا، جس سے ان کی واپسی مزید مشکل ہو گئی۔ ہیزل ووڈ نے ۲۱ نومبر کے بعد سے کوئی میچ نہیں کھیلا ہے۔ اس کے باوجود انہیں ورلڈ کپ اسکواڈ میں شامل کیا گیا تھا، حالانکہ ٹیم کے سری لنکا پہنچنے پر وہ سڈنی میں ہی موجود تھے تاہم آئرلینڈ کے خلاف ۱۱ فروری کو ہونے والے پہلے میچ سے صرف پانچ دن پہلے سلیکٹرز نے واضح کر دیا کہ وہ ابھی مکمل فٹنس سے کافی دور ہیں۔ نیشنل سلیکٹر ٹونی ڈوڈ مائیڈ نے کہا کہ "ہمیں امید تھی کہ جوش سپر ۸ مرحلے تک میچ فٹنس حاصل کر لیں گے، لیکن تازہ اشارے بتاتے ہیں کہ انہیں ابھی مزید وقت درکار ہے۔ ان کے پروگرام کو تیز کرنے کی کوشش میں بہت زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے۔" آسٹریلیا فی الحال ہیزل ووڈ کی جگہ کسی نئے کھلاڑی کا اعلان نہیں کرے گا۔ سلیکٹرز کا کہنا ہے کہ ابتدائی میچوں کے لیے ٹیم متوازن ہے اور آگے ٹورنامنٹ کی ضروریات اور حالات کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ تقریباً ۴ سال تک ٹی ۲۰ کرکٹ نہ کھیلنے کے باوجود ہیزل ووڈ کا ریکارڈ شاندار رہا ہے۔ انہوں نے ۲۰۲۱ء میں متحدہ عرب امارات میں ہونے والے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ میں آسٹریلیا کو خطاب دلانے میں اہم کردار ادا کیا تھا اور فائنل میں نیوزی لینڈ کے خلاف ۱۶ رنز دے کر ۳ وکٹ حاصل کیے تھے۔ انہوں نے ۲۰.۴۴ کے اوسط اور ۷.۵۰ کی اکانومی ریٹ سے ۱۳۳ وکٹ حاصل کیے ہیں۔ ۳۵ سالہ ہیزل ووڈ پہلے سے زخمی فاسٹ بولر پیٹ کمنز کے ساتھ زخمی کھلاڑیوں کی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس وقت زیویئر بارٹلیٹ اور بین ڈوارشوئس ہی مکمل طور پر فٹ فاسٹ بولرس ہیں۔ ٹریولنگ ریزرو کے طور پر ٹیم کے ساتھ موجود شان ایبٹ کو آئندہ ہیزل ووڈ کی جگہ اسکواڈ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ دیگر کھلاڑیوں کے حوالے سے، ناتھن ایلس اور ٹم ڈیوڈ گروپ مرحلے کے لیے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ دونوں بھی ہیم اسٹرنگ کے مسائل سے دوچار تھے۔ جبکہ ایڈم زمپا بھی اگلے ہفتے کولمبو میں ہونے والے پہلے میچ کے لیے فٹ ہوں گے۔

سرفراز خان اسپتال داخل، رنجی کوارٹر فائنل نہیں کھیل پائیں گے

نئی دہلی (ایم این این): کرناٹک کے خلاف رنجی ٹرافی کوارٹر فائنل سے پہلے ممبئی کو بڑا جھٹکا لگا ہے کیونکہ مڈل آرڈر بیٹسمین سرفراز خان بخار کی وجہ سے اسپتال میں داخل ہو گئے ہیں اور وہ اہم ناک آؤٹ میچ نہیں کھیل سکیں گے۔ سرفراز کو بدھ کے روز تیز بخار کی شکایت کے بعد اسپتال میں داخل کروایا گیا تھا۔ ٹیم ذرائع نے کہا کہ ان کی حالت مستحکم ہے لیکن صحت یاب ہونے میں چند دن لگنے کی امید ہے، جس کی وجہ سے کوارٹر فائنل کے لئے ان کے دستیاب ہونے کا امکان بہت کم ہے۔ ۲۸ سالہ سرفراز اس رنجی سیزن میں ممبئی کے سب سے مستقل اور اچھا کھیلنے والے کھلاڑیوں میں سے ایک رہے ہیں۔ انہوں نے مڈل آرڈر میں خوب رنز بنائے اور بیٹنگ لائن اپ کو استحکام دیا۔ ان کی غیر موجودگی سے کرناٹک کی مضبوط ٹیم کے خلاف ممبئی کی بیٹنگ کمزور ہونے کی توقع ہے۔ ممبئی کا کوارٹر فائنل جمعہ کو باندرہ کرلا کمپلیکس میں کرناٹک کے ساتھ ہونا ہے۔ ٹیم مینجمنٹ نے ابھی تک کسی متبادل کھلاڑی کا نام نہیں بتایا ہے، تاہم ٹیم میں واپس آنے والے سینئر کھلاڑیوں سے اضافی ذمہ داری اٹھانے کی امید ہے۔ کرناٹک، جس میں کئی تجربہ کار کھلاڑی شامل ہیں، ممبئی کی کمزوری کا فائدہ اٹھانا چاہے گا کیونکہ دونوں ٹیمیں سیمی فائنل میں جگہ بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ہندوستانی کرکٹ کے افق پر حیدرآباد سے ایک نیا ستارہ نمودار ہوا ہے جس نے اپنی شاندار کارکردگی سے نہ صرف شہر کا نام روشن کیا بلکہ عالمی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ نوجوان کرکٹر ایرون جارج نے انڈر ۱۹ ورلڈ کپ ۲۰۱۶ء کے سیمی فائنل میں افغانستان کے خلاف ایک تاریخی اننگز کھیل کر ہندوستان کو فائنل میں پہنچا دیا ہے۔ ۴ فروری ۲۰۲۶ء کو کھیلے گئے۔

شہزادی ڈائنا آج بھی میرا پیچھا کرتی ہیں: کرسٹن اسٹیورٹ

نئی دہلی (ایم این این): ہالی ووڈ اداکارہ کرسٹن اسٹیورٹ نے انکشاف کیا ہے کہ فلم "اسپنسر" میں شہزادی ڈائنا کا کردار نبھانے کے برسوں بعد بھی وہ اس تجربے کے اثر سے باہر نہیں نکل سکیں۔ ایک حالیہ انٹرویو میں اسٹیورٹ نے کہا کہ ڈائنا کی شخصیت، ان کی تنہائی اور ان پر پڑنے والا مسلسل عوامی دباؤ آج بھی ان کے ذہن پر حاوی ہے۔ کرسٹن اسٹیورٹ نے بتایا کہ وہ بعض اوقات لندن یا پیرس جیسے شہروں میں گاڑی چلاتے ہوئے اچانک ڈائنا کے بارے میں سوچنے لگتی ہیں۔ بقول اداکارہ "میں کسی بھی لمحے ان کے (شہزادی ڈائنا) بارے میں سوچ کر رو سکتی ہوں۔ وہ اب بھی میرے ساتھ ہیں۔" اداکارہ کے مطابق یہ ایک ایسا کردار تھا جس نے انہیں محض پیشہ ورانہ سطح پر نہیں بلکہ ذاتی طور پر بھی متاثر کیا۔ "اسپنسر" ۲۰۲۱ء میں ریلیز ہوئی تھی، جس میں ڈائنا کی زندگی کے ایک مختصر مگر نہایت مشکل دور کو دکھایا گیا۔ فلم کی کہانی ۱۹۹۱ء کے کرسمس کے دنوں کے گرد گھومتی ہے، جب ڈائنا شاہی خاندان کے ساتھ اپنی شادی اور ذاتی شناخت کے بحران سے گزر رہی تھیں۔ اس کردار کے لیے کرسٹن اسٹیورٹ کو عالمی سطح پر سراہا گیا اور انہیں بہترین اداکارہ کے لیے آسکر نامزدگی بھی ملی۔ اسٹیورٹ نے کہا کہ ڈائنا کا کردار ادا کرنا عام بایوپک کرداروں سے مختلف تھا کیونکہ یہ صرف نقل نہیں بلکہ ایک جذباتی اور نفسیاتی تجربہ تھا۔ ان کے مطابق، ڈائنا کی زندگی میں موجود خاموش تکلیف، میڈیا کا دباؤ اور ذاتی آزادی کی جدوجہد کو محسوس کرنا آسان نہیں تھا، اور یہی وجہ ہے کہ یہ کردار آج بھی ان کے اندر زندہ ہے۔ اداکارہ نے یہ بھی تسلیم کیا کہ فلم کی شوٹنگ کے بعد انہیں خود کو جذباتی طور پر سنبھالنے میں وقت لگا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ایک عرصے تک خود کو خالی اور تھکا ہوا محسوس کرتی رہیں کیونکہ اس کردار نے ان کی حساسیت کو گہرائی تک چھو لیا تھا۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,